

تارکایت
الفضل قادیان
رحمہ طویل ۸۳۵

الفاضل اللہ من اللہ
 ان ترید یبیرہ لیشاعط
 علی بیعتک مقاما محمودا

THE ALFAZL
QADIAN

قیمت بیانی
ملے
ششماہی
سہ ماہی
ترسیل
محض
بیمبر افضل
علاقی

الفضل

فی پرچہ - قادیان

جامعہ احمدیہ کاسلمہ آرگن جیسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود صاحب صلیقہ اربع ثانی ایڈیٹر ادارت میں جاری فرمایا۔

نمبر ۱۲
جلد ۱۵

مورخہ یکم اگست ۱۹۲۲ء یوم دو شنبہ مطابق ۳ صفر ۱۳۴۶ھ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مدینہ منورہ

حضرت صلیقہ اربع ثانی ایڈیٹر اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا کے نقل و کرم اچھی ہے۔ اور حضور دن رات حالات موجود میں مسلمانوں کی بہتری کے متعلق تجاویز سوچتے بہتین کی جو پنجاب کے ہر علاقہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ پلوہ میں ملاحظہ فرمائے اور انہیں ہدایات دیجئے۔ اہم اور ضروری معاملات کے متعلق مضامین تحریر فرمائے میں مصروف ہیں۔ ۲۹ جولائی کے خطبہ جمعہ میں حضور نے توکل کا صحیح اور حقیقی مفہوم بیان فرماتے ہوئے مسلمانوں کو دینا اور دنیوی ترقی کے لئے پوری پوری سعی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

سرخد سے ہندوؤں کا افسانہ

ملاپ کی شرانگیز تحریر

(حضرت امام جامعہ احمدیہ ایڈیٹر اللہ کے قلم سے)

جناب حافظ روشن علی صاحب کو خدا کے فضل سے اب آرام ہے۔ آپ ابھی لاہور میں ہی قیام پذیر ہیں۔
 جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب مرکز میں کام کرنے کے لئے لاہور سے واپس آگئے ہیں۔

سرحد کی خبر ہے۔ کہ راجپال کی کتاب اور درنمان کی تحریرات کی وجہ سے وہاں کے خوانین نے ان ہندوؤں کو جو تجارت کرتے تھے اپنے علاقہ سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ اس پر ملاپ کا بیان سخت ناراض ہے۔ اور اس تمام فعل کا الزام حضرت سے میری تحریرات پر رکھتا ہے۔ اس امر میں میں ملاپ کے ایڈیٹر صاحب سے ہمدردی رکھتا ہوں۔ مادہ انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ان ہندوؤں کی حفاظت میں جو سرحد پر رہتے ہیں۔ اپنے طرف سے پوری کوشش کی ہے۔ اور درحقیقت اہم حیران ہیں۔

کہ سرحد کے پرپوش افغان جن کی تربیت پنجاب سے بالکل بیدار
 ہے۔ کس طرح اپنے پوشوں کو خلاف معمول دبائے ہوئے ہیں
 ملاپ کے ایڈیٹر صاحب کو معلوم ہونا چاہیے۔ کہ
 سرحدی افغان اسلامی شعار کی اس قدر غیرت رکھتے ہیں کہ
 چند سال ہوئے۔ ایک سپاہی نے ایک انگریز افسر کو سرفاس
 لئے مار دیا تھا۔ اس لئے قبیلہ کی طرف پاؤں کئے ہوئے تھے۔
 ہم اس فعل کو خواہ احکام شریعت کے خلاف سمجھیں لیکن اس
 امر کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ کہ ان کے نزدیک یہ امر شریعت
 کے مطابق تھا پس اس قدر جلد ان لوگوں میں یہ تغیر پیدا ہو جانا
 کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کے موقع پر برہم
 جوش میں آکر خون کھانے کے انہوں نے جہالت دیکر ہندو
 دوکانداروں کو اپنی زمینوں سے پٹلے جانے کا حکم دیا ایک
 بہت بڑی بات ہے۔ اور گو میرے نزدیک ابھی انہیں
 اور ترقی کی ضرورت سمجھ کر یہ تبدیلی خوش کن تبدیلی ہے۔ جس کے
 لئے میں خواہیں سرحد کو مبارک باد دیتا ہوں۔ میں خوش ہوں
 کہ اس تبدیلی میں ہماری جماعت کا بھی حصہ ہے۔ کئی علاقوں
 کی نسبت بڑب معلوم ہوا کہ وہاں کے افغان جوش میں ہیں
 تو ہمارے آدمیوں نے انہیں سمجھایا۔ کہ وہ اسلام کی عزت
 کے خیال سے قتل و غارت سے پرہیز کریں۔ چنانچہ انہوں
 نے اقرار کیا۔ اور کیا ہندو صاحبان اس امر کو نہیں سمجھ سکتے۔
 کہ وہ لوگ جو تھوڑے تھوڑے جوش پر قتل کر دیا کرتے تھے
 ان کا رسول کریم صلعم کی ہتک کے معاملہ میں اس قدر صبر کئے
 لیا کوئی معمولی بات ہے؟ اور کیا یہ قابل قدر تبدیلی نہیں۔
 ہمارے آدمیوں نے مزید کوشش کی ہے۔ کہ ان لوگوں کو
 اپنی بگڑے سے نکالا بھی نہ جائے۔ اور بعض بااثر علماء نے
 وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ اس کے لئے بھی کوشش کریں گے۔
 اور اگر اس امر میں ان علماء کی کوشش کامیاب ہو گئی۔
 تو موجودہ ایچی ٹیشن کا یہ سب سے خوشخوار نتیجہ ہو گا۔ اور
 دنیا کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ عالم اسلام کس طرح آنا فانا
 نو شکر اور تبدیلی پر آمادہ رہا ہے۔

میں ہندو اخبارات کو بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ بعض ہندوؤں نے اس موقع
 پر نہایت اشتعال انگیز رویہ اختیار کیا ہے۔ اور بادیو جس
 کے مخصوص حالات سے واقف ہونے کے اور وہاں پیش
 پائنت۔ پھر ہٹنے کے بجائے اس امر پر اظہار انوس کئے
 کے کہ بعض خبیث الطبع لوگوں نے پاکبازوں کے سردار
 حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی ہے۔ اللہ
 ان لوگوں کے خیالات کی تائید کر کے سرحد کے باغیرت
 مسلمانوں کو اور جوش دلایا۔ اگر بعض لوگ ایسا نہ کرتے
 تو شاید معاملات اس حد تک نہ پہنچتے۔ جس حد تک کہ اب

پہنچ گئے ہیں۔ بہر حال ہم اب بھی کوشش کر رہے ہیں۔ اور
 سرحد کے خوانین سے ہم امید کرتے ہیں کہ وہ ہندوؤں کو اسلام
 پر اعتراض کرنے کا ایک اور موقع نہیں دیں گے۔ انہیں
 سب سے زیادہ چھوٹ چھات اور مسلمان دوکانین
 کھلوانے اور ہندوؤں سے سود لینے کی طرف توجہ
 دلائی چاہیے۔ اور اس کے نتیجہ میں اگر وہاں کے ہندو
 ہی آپ کا کام نہ ہونے کے سبب سے اس ملک کو چھوڑ دینا
 تو اس کا الزام ان پر نہ ہو گا۔ لیکن انہیں چاہیے۔ کہ خود
 ہندوؤں کو اپنے علاقہ سے نکل جانے کے لئے نہ کہیں۔
 میں سرحد کے بااثر اصحاب کو اس طرف بھی توجہ دلاتا
 ہوں کہ افغانستان روس اور ہزارہ کی تجارت کے دلوں
 ردیہ کی ہے۔ اور یہ سب کی سب ہندوؤں کے قبضہ میں
 ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے۔ کہ جلد سے جلد اس تجارت کو اپنے
 ہاتھ میں لے کر اسلام کی مدد کریں۔ اس قدر وہ یہ سارا
 ان کے ہاتھوں سے جا کر اسلام کی بھگینی کی کوششوں پر
 یا مسلمانوں کے کمزور کرنے پر خرچ ہوتا ہے۔ پس انہیں
 چاہیے۔ کہ وہ اپنی دوکانیں کھولیں۔ اور کم سے کم اسلامی
 مالک کی تجارت تو اپنے ہاتھ میں لیں۔ اور اگر وہ اس سال
 کوشش کر کے اس تجارت کو اپنے ہاتھ میں لے لیں تو یقیناً
 اگلے سال اس کا اثر پنجاب کی تجارت پر پڑے گا۔ اور
 پنجاب میں بھی مسلمانوں کی تجارت مضبوط ہو جائے گی۔
 اس کے بعد میں پھر ایڈیٹر ملاپ اور ان کے ہم
 آواز لوگوں سے بھی کہتا ہوں کہ اور جو مشورہ میں لے لیا
 ہے۔ وہ اپنے مذہب کے مطابق دیا ہے۔ ہمارا مذہب
 سختی کا حکم نہیں دیتا۔ اس لئے اس نازک وقت میں بھی جبکہ
 ہمارے احساسات کو نہایت بری طرح کچلا گیا ہے۔ ہم
 امن اور صلح کی تعلیم دے رہے ہیں۔ لیکن میں یہ بھی کہہ دیتا
 چاہتا ہوں کہ آریہ سماج کے کسی ممبر کا کوئی حق نہیں۔ کہ
 وہ سرحدی افغانوں کے اس فعل پر کوئی اعتراض کرے۔
 آریہ سماج کی اپنی تعلیم یہ ہے۔ کہ مذہب کی ہتک کرنے
 والے کو ملک سے نکال دیا جائے۔ دیکھئے ہندوؤں نے ہندو
 اپنی کتاب ستیا رتھ پر کاش میں کیا لکھتے ہیں۔ جو شخص دید
 اور عابد لوگوں کی دید کے مطابق بنائی ہوئی کتابوں کی
 بے عزتی کرتا ہے۔ اس کو دید کی برائی کرنا چاہیے
 بلکہ خود ذات جماعت اور ملک سے
 نکال دینا چاہیے۔

(ستیارتھ پر کاش صفحہ ۵۹۔ ایڈیشن چہارم)

اگر ہندوؤں نے ہندو صاحب کے نزدیک دید ہی نہیں
 بلکہ دید کے مطابق لکھی ہوئی کتابوں کی برائی کرتے والے

کو بھی ملک سے نکال دینا چاہیے۔ اور شاید اس قانون
 کے مطابق ملاپ اور پرکاش وغیرہ کی برائی کرنے والے کو بھی ملک
 سے نکال دینا چاہیے۔ کیونکہ ان اخبارات کو بھی دیدوں کے
 مطابق ہی لکھنے کا دعویٰ ہے۔ یا تو کیا دہرہ ہے۔ کہ اگر رسول
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی جائے۔ اور اس ہتک
 پر دوسرے ہندوؤں نے ہندوؤں کا اظہار کریں۔ تو وہی لوگ
 جو ہندوؤں کو دینا نہ صاحب۔ لا مذہب کی ہتک کرنا ہوں
 کے لئے مقرر کیا ہے۔ ان سے نہ کیا جائے۔ کیا ہتک دید کی
 ہتک کرنے والا ہی اس امر کا مستحق ہے۔ کہ اسے ملک سے
 نکالاجائے۔ دوسرے مذاہب کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ
 بھی اپنے مذہب کی ہتک کرنے والوں کو ملک سے نکال
 دیں۔ مگر ہندوؤں نے ہندو صاحب کی اس تعلیم کے سرحد کے
 خوانین سے ہی کہوں گا۔ کہ ہم قرآن کریم کے ماننے والے ہیں
 جو رحم اور صلح کی تعلیم دیتا ہے۔ پس وہ اپنے خدا داد رسول
 سے کام لے کر اپنے بھائیوں کے پوشوں کو کھنڈ کر دیں۔ اور
 اقتصادی تدابیر کے اختیار کرنے سے زیادہ کچھ نہ کریں۔
 اور جو ہندو مسلمانوں کے چھوٹ چھات اختیار کرنے اور
 سود ترک کرنے کے باوجود بھی ان کے ملک میں رہنا چاہیں
 انہیں اپنے ملک میں امن سے زندگی بسر کرنے دیں جیسا کہ
 وہ ہتک کرتے رہے ہیں۔

آخر میں ملاپ کے ایڈیٹر صاحب کی اس شہ
 انگیز تحریر کی طرف توجہ دہندو صاحبان کو توجہ دلاتا ہوں۔
 جو انہوں نے اپنے مضمون کے آخر میں لکھی ہے۔ اور وہ
 یہ ہے۔ جو گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ جن علاقوں سے ہندوؤں
 کو جلا وطن کیا گیا ہے۔ ان علاقوں پر چڑھائی کر کے ان
 علاقوں کو انگریزی علاقہ کے ساتھ شامل کر لینا چاہیے۔
 اس وقت جبکہ سرحد پر پہلے سے ہی جوش پھیل چکا
 ہے۔ یہ الفاظ سوائے نساد کی آگ بھڑکانے کے اور کیا
 اثر کر سکتے ہیں۔ افغانان سرحد جو سینکڑوں سال سے اپنی
 آزادی کے لئے سرکھ رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ برطانیہ
 نے انہیں روڈوں روڈوں پر خیر کر کے سرحد پر امن قائم کیا ہے۔
 اس تحریر کا اثر سرحد کے افغانوں پر اور گورنمنٹ کی پالیسی
 پر کیا ہو گا۔ کیا افغان اس تحریر کو دیکھ کر غمگین نہ نکلیں گے۔
 کہ ہندو ہماری آزادی کو ہر باد نہ چاہتے ہیں۔ اور کیا
 ان کا جوش ان کے ہم مذہبوں کے خلاف آگے سے بھی تیز
 نہ ہو جائے گا۔ اور کیا اس تحریر کے نتیجہ میں انگریزی سیاست
 کو جو نہایت قیمتی جائیں قربان کر لے اور کہ روڈوں روڈوں پر
 کے بعد وہاں قائم ہوئی ہے۔ ایک زبردست ٹھوس نہ
 لگے گی۔ میں ہندو صاحبان کو مشورہ دیتا ہوں۔ کہ

مقدمہ ورتمان ہائیکورٹ میں

۲۶ جولائی رتمان کے مقدمہ میں ملزموں کی طرف سے صفائی کی شہادتیں پیش ہونی تھیں۔ مگر وکیل صفائی نے کہا کہ ہم نے فیصلہ کیا ہے۔ دونوں مقدموں میں صفائی کی شہادتیں پیش نہ کی جائیں۔ چنانچہ کوئی گواہ پیش نہ کیا جائیگا۔ اس موقع پر ملزم گیاں چند گواہوں کے کٹہرہ میں لایا گیا جس نے کہا میں صفائی کی شہادت پیش کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ ازاں بعد دیوبی مشن شرماکو بلایا گیا اس نے بھی صفائی کی شہادتیں پیش کرنے سے انکار کر دیا۔

اس پر عدالت نے پوچھا کہ آیا بحث ابھی شروع کر دی جائے جس کے جواب میں مسٹر بھگت رام پوری وکیل ملزمان نے کہا کہ میں تو اسی وقت بحث کے لئے تیار ہوں۔ وکیل استغاثہ سے پوچھ لیجئے۔ البتہ میں اتنی گزارش کروں گا کہ چونکہ ملزم نے صفائی نہ پیش کرنے میں ایشیاد دکھایا ہے۔ اس لئے مجھے وکیل استغاثہ کے بعد آخر میں بولنے کی اجازت دی جائے۔

اس پر عدالت اور وکیل صفائی کے درمیان جرح قدر ہوئی رہی۔ وکیل صفائی کہتا تھا کہ اس سے قبل عدالت عالیہ میں ایسا کوئی مقدمہ پیش نہیں ہوا اس لئے عدالت کو یہ بھی نظر قائم کر لے کا حق حاصل ہے۔ کہ وہ وکیل صفائی کو اخیر میں بولنے کا موقع دیدے جسٹس براڈوے نے اس خیال کا اظہار کیا کہ اس مقدمہ کی سماعت جسطیٹ کی عدالت کی سماعت کی طرح ہے۔ اور صوبہ پنجاب کی عدالتوں میں عام دستور ہی ہے۔ کہ پہلے وکیل استغاثہ مقدمہ کے حالات مضبوط کر کے عدالت کے سامنے رکھتا ہے۔ پھر وکیل صفائی جواب میں بحث کرتا ہے۔ اور اخیر میں وکیل استغاثہ کو جواب کا موقع دیا جاتا ہے۔ ہم اس طریق کار سے انحراف نہیں کریں گے۔

اس امر کا فیصلہ ہو جانے کے بعد سرشیخ سے بحث کے بارے میں استفسار کیا گیا آپ نے کہا کہ اگرچہ میں انتقال امر کے طور پر اس وقت بھی بحث کے لئے تیار ہوں۔ لیکن آج میں محض صفائی کے گواہوں پر جرح کرنے کے لئے تیار ہوں کہ آیا تھا اس لئے اگر بحث کل پر ملتوی کر دی جائے۔ تو چنداں غیر مناسب نہ ہوگا۔ چنانچہ گفتگو کے بعد قرار پایا کہ دونوں مقدموں کی بحث مشترکہ ہو۔ فریقین کے وکلاء نے اس پر رضامندی کا اظہار کیا۔ اور بحث کے لئے ۲۸-۲۹ اور ۳۰ جولائی کی تاریخیں مقرر ہوئیں۔ ۲۸ جولائی سرشیخ نے استغاثہ کی طرف سے مفصل تقریر کی۔ جو اس دن ختم نہ ہوئی۔ اور دوسرے دن تک جاری رہی۔

عرض پر داز ہیں کہ ہمارے قبائل غرض سے گوڑنٹ کے ہی خواہ ہیں۔ اس سے پیشتر گوڑنٹ ہم پر یہ الزام لگاتی تھی کہ ہندو لوگ غیر علاقہ کے قبائل سے بہت تنگ ہیں۔ اور ہمیشہ فریاد کرتے ہیں کہ قبائل کے لوگ ہندوؤں پر ڈاکہ ڈال کر انہیں لوٹ لیتے ہیں۔ ہم لوگوں نے گوڑنٹ سے وعدہ کیا کہ آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ ہم لوگ آج تک اپنے عہد کے پابند رہے۔ اور ہندوؤں کی لوٹ مار سے باز رہے۔ اب چونکہ ہندوستان کے اندر انگریزی علاقہ کے سرکردہ ہندوؤں نے چند کتابیں ہمارے غیر مسلم اشرافیہ و مسلم کے خلاف چھاپی ہیں اور ان کتابوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت تنبیہ کی ہے۔ اس لئے تمام قبائل علاقہ غیر صوبہ سرحدی اس پر سخت رنجیدہ اور ملول ہیں۔ کیونکہ تمام دین محمدی کے پیرو ہیں۔ اور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء کا تابع و خیر بنی آدم بلکہ باعث خلق کون و مکان مانتے ہیں۔ اگر گوڑنٹ نے ہماری درخواست پر توجہ نہ کی۔ اور ان ہندو ویدوں کو جنہوں نے یہ ناپاک کتابیں شائع کی ہیں۔ یا شائع کرنے میں مدد دی ہے۔ کافی سزا دی تو سخت فساد برپا ہونے کا احتمال ہے۔ کیونکہ یہ دینی معاملہ ہے۔ مسلمان اس کو ہر ایک لمحہ کے لئے برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم صوبہ سرحد کے تمام آفریدی ہنایت جو شہ استقلال اور عزم راسخ کے ساتھ عرض پر آمین۔ کہ اس معاملہ میں فوراً توجہ کی جائے۔

لنڈی کوتل میں مشترکہ اجلاس

۲۲ جولائی ۱۹۲۰ء کو ساڑھے دس بجے دن قریب ہوارگی لنڈی کوتل میں تمام قبائل کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا جس میں ہر خیال کے افراد شامل تھے۔ ذکا خیل اور کوئی خیلوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں گستاخی کے پیش نظر ہندوؤں کو اپنے ملک سے نکال دیا تھا۔ شہزادوں نے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا تھا۔ اس لئے تمام قبائل کا یہ اجلاس منعقد ہوا اس جلسہ میں یہ قرار دیا گیا کہ (۱) ہندوؤں سے سوز لیا قطعاً حرام ہے۔ جس کے خلاف کسی قسم کی شکایت پایہ ثبوت کو پہنچ جائے گی۔ اس پر ایک سو روپیہ جرمانہ ہوگا۔ (۲) اگلے جمعہ تک ہندوؤں کو جہلت دی جائے تاکہ وہ نکل جائے۔ کا بند و بست کر لیں۔ (۳) جمعہ کے بعد کوئی پٹھان ان کی اس طرح مخالفت نہیں کرے گی۔ جس طرح پہلے کرتا تھا۔ کیونکہ مسلمانوں پر اس خدمت عظیم کے صلے میں ہندوؤں نے بے نظیر مہربانی کی ہے۔ جس کی مثال پچھلے سات سو برس میں کہیں نہیں آتی۔

ان جلسوں کی کارروائی سے ظاہر ہے کہ سرکردہ ہندوؤں اور غیر مسلموں میں دو بڑی شرارتوں اور فتنہ انگیزوں کی فوجیں پیدا کر دی گئی ہیں۔ لیکن ہم امید رکھتے ہیں وہ فوجیں کو معیذ ترین رنگ میں استقلال کریں گے۔

اس قسم کے غیر ذمہ دار اشخاص کو روکیں۔ کہ سارے فساد کے ہی بانی ہیں۔ یہ لوگ موقع کی نزاکت اور کام کرنے والوں کی مشکلات کو نہیں دیکھتے۔ اور نادان دوستوں کی طرح اپنی قوم کو فائدہ پہنچانے کی بجائے اس کو نقصان پہنچا دیتے ہیں۔ اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ جو انسان جس طرح اس موقع پر نہایت بردباری سے کام لے رہے ہیں۔ اور ہر اک معقول بات کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میں ضرورت صرف اس بات کی ہے۔ کہ اس قسم کے فتنہ انگیز مضامین کی روک تھام کی جائے۔

میں ہندو صاحبان سے یہ بھی خواہش کرتا ہوں کہ جس طرح وہ سرحد کے بھائیوں کی ہمدردی کی طرف متوجہ ہیں۔ اسی طرح وہ چیمبر اور دوسری ریاستوں میں جو مسلمانوں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس کی طرف بھی توجہ کریں۔ اور اس ظلم کو جو کمزور مسلمانوں پر کیا جا رہا ہے۔ دور کریں۔ ورنہ ان کا کوئی حق نہیں۔ کہ ابتدا خود کر کے اس کے انجام سے محفوظ رہنے کے لئے داویلا کریں۔

خاکسار مرزا محمود احمد

غیر مسلم صدی قبائل کا اجتماع

جناب میرا کبریا آفریدی کی خیل لنڈی کوتل میں۔ ڈاکخانہ جمہور شائع پشاور نے ۲۲ جولائی کے اس جلسہ کی جو سرحدی قبائل نے منعقد کیا حسب ذیل روئے اور شائع فرمائی ہے۔

- ۲۲ جولائی کو مقام زیارت ولی بابا متصل قلعہ جمہور وغیرہ کھنڈی آفریدی قبائل نے جمع ہو کر مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کیں۔
- (۱) جس قدر ہندو قبائل غیر علاقہ میں آباد ہیں۔ وہ فوراً اپنے اپنے علاقوں سے خارج کئے جائیں۔
- (۲) کوئی مسلمان کسی ہندو سے ایک پیسہ کا سودا نہ خریدے۔ نہ وہ ہندو علاقہ افغانستان میں سکونت پذیر ہو۔ یا انگریزی علاقہ میں۔
- (۳) تمام قبائل پنجاب اور ہندوستان کے مسلمانوں سے ان کے تمام قومی اور مذہبی معاملات میں متفق ہیں۔
- یہ تینوں قراردادیں بالتمام منظور ہوئیں اس کے بعد ایک عریفہ جس پر تمام قبائل سرحدی کے سرکاروں کی مہربانی ثبت کیں پولیسکل ایکٹ غیر ایجنسی اور جناب خان بہادر سردار عبدالصمد خان اسٹیشن پولیسکل آفریدی ایجنسی کے پاس بھیجا گیا۔ اس عنصداشت کا مضمون یہ تھا۔
- جناب عالی۔ ہم تمام مشران و کثران مسلمان قبائل علاقہ غیر

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تجویز پر مسلمانان پنجاب کے پنجاب کے طوائف عرض میں ۲۲ جولائی کو عظیم الشان جلسے مسلمانان پنجاب کے اتحاد و اتفاق کے خوش کن مناظر

مسلمانان شیخوپورہ کا عام جلسہ

۲۲ جولائی کو بعد نماز مغرب بصدارت مولانا مولوی غلام حیدر صاحب دیکھیل جلسہ منعقد ہوا۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولوشن با اتفاق رائے پاس کئے گئے۔

میانوالی میں جلسہ ۱

بروز جمعہ شریف تیسخ ۲۲ جولائی ۱۹۲۴ء مسجد مولوی محمد اکبر علی صاحب میں ایک متفقہ مسلمانان میانوالی اور اس کے اردگرد کا اجلاس منعقد ہوا۔ جلسہ میں تقریباً ایک ہزار آدمی جمع ہوئے۔ اور امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولوشن زیر صدارت خان محمد اکبر خان میونسپل کمشنر میانوالی اتفاق رائے سے پاس ہوئے۔ (مولوی غلام قادر انجمن اسلامیہ میانوالی)

مسلمانان بہتک کا عظیم الشان اجتماع

۲۲ جولائی کو بعد نماز جمعہ مسلمانان بہتک کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت جناب حاجی اللہ دین صاحب جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ مولوی علی محمد صاحب اجمیری نے حالات حاضرہ پر ایک گھنٹہ تقریر کی جس میں مسلمانوں کو اتحاد ہندوؤں سے چھوٹ چھات کرنے اور تبلیغ کے اہم فرض کی طرف توجہ دلائی۔ حاضرین نے چار دفعہ نوبان ہو کر تذکرہ بالا امور پر کاربند ہونیکا عہد کیا۔ اس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کے تجویز کردہ ریزولوشن با اتفاق رائے پاس ہوئے۔ (مسیحی مشیر احمد صاحب)

وزیر آباد میں جلسہ

وزیر آباد میں جمعہ کے ایک دو روز پہلے اور جمعہ کے دن

بڑا عظیم الشان جلسہ ہوا۔ اس جلسہ میں جناب مولانا حافظ غلام صاحب وزیر آبادی نے بالخصوص حصہ لیا۔ اور اپنے سوا عظ حسنہ سے ہم لوگوں کو مستفید فرمایا۔ ڈارلادیں بھی پاس کر کے روانہ کی گئیں۔ ہم لوگ حافظ صاحب موصوف کے تہ دل سے ممنون ہیں۔ (مولوی اندر زبیر آباد)

۲۲ جولائی کو خواتین سیالکوٹ کا جلسہ

۲۲ جولائی کو بعد نماز جمعہ خواتین سیالکوٹ کا اجلاس ہوا جس میں حالات حاضرہ پر مختصر تقریر کرنے کے بعد حسب ذیل ریزولوشن پاس کیا گیا۔

”ہم احمدیہ متواتر سیالکوٹ بھڑنہ حصول اتفاق اندر گورنمنٹ اپنے اس دلی نہج و ذرود کا اظہار کرتی ہیں جو رسالہ در زمان و کتاب راجپال کے مصنف و ناشر کی گندہ دہنی کی وجہ سے ہر مسلمان کو بے چین کر رہا ہے۔ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس پر اپنی جان و مال اور اولاد قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ نیز گورنمنٹ سے یاد ممتس ہیں۔ کہ وہ ظالم کو سزا دے۔ اور ایسا قانون جاری کرے۔ جس کے بعد عوام الناس کی دل آزادی کا سد باب ہو جائے۔ اور کرسی عدالت مسٹر جسٹس کفر دیپ سنگھ کے لئے ہرگز ہرگز جائز نہ سمجھی جائے۔ نیز ایسے جج کو علیحدہ کرنے کا بہترین شورہ دینے والوں کو جو مانت جیل میں ڈال دیئے گئے ہیں۔ گورنمنٹ عالیہ جلد سے جلد یہ ہا کرے۔“

پٹنہ میں جلسہ

مسیحی مشیر شاہہ واقع محلہ دھول پورہ پٹنہ سٹی میں ۲۲ جولائی ۱۹۲۴ء کو بعد نماز جمعہ ایک جلسہ عام مقامی مسلمانوں کا منعقد ہوا۔ کوئی دو اڑھائی سو مسلمانوں نے جن میں محلہ کے رئیس جناب احسن ذاب صاحب بھی موجود تھے۔ جلسہ میں شرکت

کی۔ انعقاد جلسہ کی غرض ایڈیٹر دیپلشر مسلم اوٹ لک کے تحت اظہار ہمدردی اور گورنمنٹ سے یہ استدعا کرنا تھا۔ کہ ایڈیٹر دیپلشر مسلم اوٹ لک کو جو مذکورہ یہ تصور ہیں۔ یہاں کر دیا جائے۔ تجاویز امام صاحب مسجد ہند کی تحریک سے اور یہ اتفاق رائے عامہ پاس ہوئیں۔ (راقم حسین احمد آزاد)

گجرات میں جلسہ

جناب سید زین العابدین صاحب کولہ پور سے گجرات جانے اور ۲۲ جولائی کا جلسہ منعقد کرانے کے متعلق ایسے وقت میں اطلاع ملی۔ کہ وہ باوجود جلد پینے کی ممکن سعی کرنے کے جلسہ کے وقت سے صرف تین گھنٹے قبل گجرات پہنچ سکے۔ جاتے ہی انہوں نے اس سرگرمی اور عقلمندی سے کام لیا۔ کہ تمام معزز مسلمانوں کو متفقہ جلسہ پر آمادہ کر لیا۔ اور مقررہ وقت پر شاندار جلسہ منعقد ہوا جس میں ہر ذوق کے ایک ہزار لوگ شامل ہوئے اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولوشن پاسبان کئے گئے۔ اور حضور کا ممنون پڑھ کر سنایا گیا۔

کتاب اچپال کے متعلق وزیر ہند کی خدمت میں عرضداشت

لندن۔ ۲۶ جولائی۔ وزیر ہند کی خدمت میں جو عرضداشت ان حملوں کے خلاف۔ جو بعض ہندوؤں نے بانی اسلام۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کئے ہیں۔ اور اچپال مصنف... کی برأت کے خلاف درخواست پر دو سوا شخصوں کے دستخط ہو چکے ہیں۔ جن میں سر آتھر کونن ڈائل۔ سر ولیم پیمین۔ سر سٹیفورڈ لنڈن اور بہت سے ہندوستانی۔ ایرانی۔ شامی۔ اور برطانوی مسلمان شامل ہیں۔

”ناچپٹر گارڈین“ نے مقدمہ کتاب راجپال پر ایک مقالہ افتتاحیہ شائع کیا ہے۔ جس میں وہ لکھتا ہے۔ کہ فرقہ وارانہ بددلت کی موجودہ حالت میں اس قسم کی کتاب شائع ہونے سے یہ امر لازمی ہے۔ کہ ایسے ناخوشگوار نتائج پیدا ہوں۔ جو کچھ عرصہ پہلے کو ہاٹ میں رونما ہوئے۔ اور جن کی وجہ سے ہندو آبادی کو کوہاٹ چھوڑنا پڑا۔ آخر میں جریدہ مذکور لکھتا ہے۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ مسلمانان پنجاب نے تہیہ کر لیا ہے کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر اپنے پڑوسی ہندوؤں کے خلاف جس قدر نفرت ممکن ہو۔ پیدا کریں۔ (ریوٹر)



THE ALFAZL QADIAN

الفضل

قیمت ہر کپی
شش ماہی کے لئے
تربیل زر
مختص تمام
مستحقان ہوں۔

۱۰۰
۱۰۰
۱۰۰

جماعت احمدیہ کا رسالہ ہے (۱۹۱۹ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین صاحب دہلوی نے تصنیف فرمایا۔

نمبر ۱۵
مورخہ ۱۹۱۹ء
مطابق ۱۳ صفر ۱۳۳۹ھ
۱۵

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شہد کے فضل اور رحم کے ساتھ

مدینہ منورہ

حضرت غلیظہ مسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا کے فضل و کرم اچھی ہے۔ اور حضور دن رات حالات موجود میں مسلمانوں کی بہتری کے متعلق توجہ دیکھتے رہتے ہیں۔ جو پنجاب کے ہر علاقہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ پھر میں ملاحظہ فرماتے اور انہیں ہدایات دیتے ہیں۔ ہم اور ضروری معاملات کے متعلق مضامین تحریر فرماتے ہیں۔ ۱۹ جولائی کے خطبہ جمعہ میں حضور نے توکل کا صحیح اور حقیقی مفہوم بیان فرماتے ہوئے مسلمانوں کو دینی اور دنیوی ترقی کے لئے پوری پوری سعی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

سرخد سے ہندوؤں کا اخراج

ملاپ کی شراکتیں تحریر
(حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے قلم سے)

سرخد کی خبر ہے۔ کہ راجپال کی کتاب اور درنمان کی تحریرات سے میری تحریرات پر رکھتا ہے اس امر میں میں ملاپ کے ایڈیٹر صاحب سے ہمدردی رکھتا ہوں۔ اور انہیں یقین دلانا ہوں کہ ان ہندوؤں کی حفاظت میں جو سرحد پر رہتے ہیں۔ اپنے طرف سے پوری کوشش کی ہے۔ اور درحقیقت ہم یہ سوال ہیں۔

میرا خیال ہے کہ راجپال کی کتاب اور درنمان کی تحریرات کی وجہ سے وہاں کے فرائض نے ان ہندوؤں کو جو تجارت کرتے تھے اپنے علاقہ سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ اس پر ملاپ کا نہایت سخت ناراض ہے۔ اور اس تمام فعل کا الزام ضرورت

جناب صاحب روٹن علی صاحب کو خدا کے فضل سے اب آرام ہے۔ آپ ابھی لاہور میں ہی قیام پذیر ہیں۔ جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب مرکز میں کام کرنے کے لئے لاہور سے واپس آئے ہیں۔

کہ جس کے پر جوش افغان جن کی تربیت پنجاب سے بالکل جدا
 ہے۔ اس طرح اپنے جوش اور کو خلاف معمول دبا کے ہوئے
 ملاپ کے ایڈیٹر صاحب کو معلوم ہونا چاہیے۔ کہ
 سرحدی افغان اسلامی شہاد کی اس قدر عزت رکھتے ہیں کہ
 چند سال ہوئے۔ ایک سپاہی نے ایک انگریز افسر کو صرف اس
 لئے مار دیا تھا۔ کہ اس نے قبائلیہ کی طرف پاؤں کئے ہوئے تھے۔
 ہم اس فعل کو خواہ احکام شریعت کے خلاف سمجھیں۔ لیکن اس
 اور کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ کہ ان کے نزدیک یہ امر شریعت
 کے مطابق تھا۔ اس قدر جلد ان لوگوں میں یہ تغیر پیدا ہو جانا
 کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کے موقع پر ہر جا کے
 جوش میں آکر خون کرتے کے انہوں نے جہلت دیکھ کر ہندو
 دوکانداروں کو اپنی زمینوں سے چلے جانے کا حکم دیا۔ ایک
 ہندو ایڈیٹر نے کہا ہے۔ اور گو میرے نزدیک ابھی نہیں
 ہندو مذہب سے جو کہ یہ تبدیلی خوش کن تبدیلی ہے۔ جس کے
 لئے میں تو ان سرحد کو مبارکباد دیتا ہوں۔ میں خوش ہوں
 کہ اس تبدیلی میں ہماری جماعت کا بھی حصہ ہے۔ کئی علاقوں
 کی نسبت اس معلوم ہوا کہ وہاں کے افغان جوش میں ہیں
 تو ہمارے آدمیوں نے انہیں کھایا۔ کہ وہ اسلام کی عزت
 کے خیال سے قتل و غارت سے پرہیز کریں۔ چنانچہ انہوں
 نے اقرار کیا۔ اور کیا ہندو صاحبان اس امر کو نہیں سمجھ سکتے۔
 کہ وہ لوگ جو محض طور سے جوش پر قتل کر دیا کرتے تھے
 ان کا حال کریم حکم کی ہتک کے معاملہ میں اس قدر ہنس
 لینا کوئی سولی بات ہے۔ اور کیا یہ قابل قدر تبدیلی نہیں۔
 ہمارے آدمیوں نے مزید کوشش کی ہے۔ کہ ان لوگوں
 میں بیکہ سے کھلا بھی نہ جائے۔ اور بعض بااثر علماء نے
 وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ اس کے لئے بھی کوشش کریں گے۔
 اور اگر اس امر میں ان علماء کی کوشش کامیاب ہو گئی۔
 تو موجودہ ایجنٹین کا یہ سب سے خوشگوار نتیجہ ہو گا۔ اور
 دنیا کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ عالم اسلام کس طرح آٹا فانا
 خوشگوار تبدیلی پر آمادہ رہا ہے۔
 میں ہندو اخبار کو یہ بھی بتادینا چاہتا ہوں کہ بعض ہندووں نے اس موقع
 پر نہایت اشتعال انگیز ردیر اختیار کیا ہے۔ اور بادجو دست
 کے مخصوص حالات سے واقف ہونے کے بعد وہاں ہتک
 یا پشت۔ سے رہنے کے بجائے اس امر پر اظہار افسوس کئے
 کے کہ بعض خبیث الطبع لوگوں نے پاکبازوں کے سردار
 حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی ہے۔ اللہ
 ان لوگوں کے خیالات کی تائید کر کے سرحد کے باغیر
 مسلمانوں کو اور جوش دلایا۔ اگر بعض لوگ ایسا نہ کرتے
 تو شاید معاملات اس حد تک نہ پہنچتے۔ جس حد تک کہ آ

پہنچ گئے ہیں۔ ہر حال ہم اب بھی کوشش کر رہے ہیں۔ اور
 سرحد کے جوانین سے ہم امید کرتے ہیں کہ وہ ہندوؤں کو اسلام
 پر اعتراض کرنے کا ایک اور موقع نہیں دیں گے۔ انہیں
 سب سے زیادہ چھوٹ چھات اور مسلمان دوکانین
 کھلوائے اور ہندوؤں سے سودا لینے کی طرف توجہ
 دلائی جائیے۔ اور اس کے نتیجہ میں اگر وہاں کے ہندو
 ہی آپ کام نہ ہونے کے سبب سے اس ملک کو چھوڑ دینا
 تو اس کا الزام ان پر نہ ہو گا۔ لیکن انہیں چاہیے۔ کہ خود
 ہندوؤں کو اپنے علاقہ سے نکل جانے کے لئے نہ کہیں۔
 میں سرحد کے بااثر اصحاب کو اس طرف بھی توجہ دلاتا
 ہوں کہ افغانستان روس اور ہزارہ کی تجارت کر ڈوں
 روپیہ کی ہے۔ اور یہ سب کی سب ہندوؤں کے قبضہ میں
 ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ جلد سے جلد اس تجارت کو اپنے
 ہاتھ میں لے کر اسلام کی مدد کریں۔ اس قدر وہ پیر سال
 ان کے ہاتھوں سے جا کر اسلام کی چمکنی کی کوششوں پر
 یا مسلمانوں کے کمزور کر کے پھر فریج ہوتا ہے۔ پس انہیں
 چاہیے۔ کہ وہ اپنی دوکانیں کھولیں۔ اور کم سے کم اسلامی
 مالک کی تجارت تو اپنے ہاتھ میں لیں۔ اور اگر وہ اس سال
 کوشش کر کے اس تجارت کو اپنے ہاتھ میں لیں تو یقیناً
 اگلے سال اس کا اثر پنجاب کی تجارت پر پڑے گا۔ اور
 پنجاب میں بھی مسلمانوں کی تجارت مضبوط ہو جائے گی۔
 اس کے بعد میں پھر ایڈیٹر صاحب کو اطلاع دے گا۔
 آواز لوگوں سے بھی کہتا ہوں کہ اور جو مشورہ میں لے لیا
 ہے۔ وہ اپنے مذہب کے مطابق دیا ہے۔ ہمارا مقصد
 سختی کا حکم نہیں دیتا۔ اس لئے اس نازک وقت میں بھی جبکہ
 ہمارے احساسات کو نہایت بری طرح کھلا گیا ہے۔ ہم
 امن اور صلح کی تعلیم دے رہے ہیں۔ لیکن میں یہ بھی کہہ دینا
 چاہتا ہوں کہ آریہ سماج کے کسی جبر کا کوئی حق نہیں۔ کہ
 وہ سرحدی افغانوں کے اس فعل پر کوئی اعتراض کرے۔
 آریہ سماج کی اپنی تعلیم یہ ہے۔ کہ مذہب کی ہتک کرنے
 والے کو ملک سے نکال دیا جائے۔ دیکھئے ہندو دیانند
 اپنی کتاب ستیا رتھ پر کاش میں کیا لکھتے ہیں۔ جو شخص دید
 اور عابد لوگوں کی دید کے مطابق بنا فی ہوئی کتابوں کی
 لے عزتی کرتا ہے۔ اس وید کی برائی کر جو الے
 منکر کو ذات جماعت اور ملک سے
نکال دینا چاہیے
 (ستیا رتھ پر کاش ص ۵۵۔ ایڈیشن چہارم)
 اگر ہندو دیانند صاحب کے نزدیک دید ہی نہیں
 بلکہ وید کے مطابق لکھی ہوئی کتابوں کی برائی کرنے والے

کو بھی ملک سے نکال دینا چاہیے۔ اور شاید اس قانون
 کے مطابق ملاپ اور پرکاش کو ہٹا کر لے دے گا۔ کو بھی ملک
 سے نکال دینا چاہیے۔ کیونکہ ان اخبارات کو بھی ویدوں کے
 مطابق ہی لکھنے کا دعویٰ ہے۔ یا تو کیا دہرے ہے۔ کہ اگر رسول
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی جائے۔ اور اس ہتک
 پر دوسرے ہندو درضامندی کا اظہار کریں۔ تو وہی سلوک
 جو ہندو دیانند صاحب نے مذہب کی ہتک کرنا والوں
 کے لئے متور کیا ہے۔ ان سے نہ کیا جائے۔ کیامت دید کی
 ہتک کرنے والا ہی اس امر کا مستحق ہے۔ کہ اسے ملک سے
 نکالا جائے۔ دوسرے مذاہب کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ
 بھی اپنے مذہب کی ہتک کرنے والوں کو ملک سے نکال
 دیں۔ مگر ہندو دیانند صاحب کی اس تعلیم کے سرحد کے
 جوانین سے یہ کہوں گا۔ کہ ہم قرآن کریم کے ماننے والے ہیں
 جو ہم اور صلح کی تعلیم دیتا ہے۔ پس وہ اپنے خدا اور صلح
 سے کام لے کر اپنے بھائیوں کے جوشوں کو کھنڈ کریں۔ اور
 اقتصادی تدابیر کے اختیار کرنے سے زیادہ کچھ نہ کریں۔
 اور جو ہندو مسلمانوں کے چھوٹ چھات اختیار کرنے اور
 بھڑک کر لے کے بادجو ہندی ان کے ملک میں رہنا چاہتے
 انہیں اپنے ملک میں امن سے زندگی بسر کرنے دیں جیسا کہ
 وہ ہتک کرتے رہے ہیں۔
 آخر میں ملاپ کے ایڈیٹر صاحب کی اس شر
 انگیز تحریر کی طرف توجہ دہندو صاحبان کو توجہ دلاتا ہوں۔
 جو انہوں نے اپنے مضمون کے آخر میں لکھی ہے۔ اور وہ
 یہ ہے۔ کہ اگر ہندو صاحبان فرس ہے۔ کہ جن علاقوں سے ہندو
 کو جلا وطن کیا گیا ہے۔ ان علاقوں پر چڑھائی کر کے ان
 علاقوں کو انگریزی علاقہ کے ساتھ شامل کر لینا چاہیے۔
 اس وقت جبکہ سرحد پر پہلے سے ہی جوش پھیلا ہوا
 ہے۔ یہ الفاظ سوائے نساد کی آگ بھڑکانے کے اور کیا
 اثر کر سکتے ہیں۔ افغانان سرحد جو سیکڑوں سال سے اپنی
 آزادی کے لئے سرکھن رہے ہیں۔ اور گو ہندو برطانیہ
 نے کہ وڑوں روپیہ خرچ کر کے سرحد پر امن قائم کیا ہے۔
 اس تحریر کا اثر سرحد کے افغانوں پر اور گو ہندو صاحبان
 پر کیا ہو گا۔ کیا افغان اس تحریر کو دیکھ کر نتیجہ نہ نکالیں گے
 کہ ہندو ہماری آزادی کو ہر باد کرنا چاہتے ہیں۔ اور کیا
 ان کا جوش ان کے ہم مذہبوں کے خلاف آگے سے بھی تیز
 نہ ہو جائے گا۔ اور کیا اس تحریر کے نتیجہ میں انگریزی سیاست
 کو جو نہایت قیمتی جائیں قربان کر کے اور کہ وڑوں روپیہ خرچ
 کے بعد وہاں قائم ہوئی ہے۔ ایک زبردست ہتک
 لگے گی۔ میں ہندو صاحبان کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ



اخبار لفظ



پیشکش: چونکہ بڑے بڑے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ دو ترقی کے تقدیر میں بلاتم عفا پی میں نہیں لینگے۔ اس لئے حضرت علیؓ نے اس کا جواب دیا ہے کہ اللہ لاہور شریف میں بھی لینگے۔

کہ اخلاق کے قوانین حکومت اور رعایا دونوں پر یکساں طور پر حاوی ہیں۔ گورنمنٹ اپنی تمام شان کے باوجود ان قوانین سے بالا نہیں۔ اور رعایا اپنی تمام بے بسی کے باوجود ان قوانین سے بری نہیں۔ سر جعفرے مانٹ مورسی کا عہدہ گورنمنٹ کے بعد ممتاز ترین عہدوں میں سے ہے۔ اور غالباً وہ کچھ عہدہ کے بعد گورنری کے عہدہ پر مقرر ہونے والے ہیں پس انہیں اپنی شان کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی طرز آئینہ نگہی میں حصہ نہیں لینا چاہیے تھا۔ انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ دلوں میں تل پڑے ہوئے بہت مشکل سے نکلتے ہیں۔ چودھری افضل حق صاحب کے متعلق اگر انہیں کوئی ایسی رپورٹ آئی بھی تھی۔ جو ان کے اخلاق پر اعتراض کا موجب ہوتی تھی۔ تو انہیں برسر اجلاس ان پر اس طرح حرف گیری مناسب نہ تھی۔ کیونکہ اس قسم کی باتوں کے نتیجے میں اصلاح نہیں بلکہ فساد پیدا ہوتا ہے۔ مگر جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ انہیں اصل معاملہ میں غلطی لگی ہے۔ اور اس کے متعلق میں دوسرے مضمون میں روشنی ڈالوں گا۔ میرے نزدیک جن الفاظ میں انہوں نے معاہدہ لوزین کا ذکر کیا ہے۔ وہ بھی ایک مدیر کی شکل کے خلاف ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کی حالت کو بے ذلیل کر کے دکھایا ہے اور پھر ان کی بھارت کو اس طرح کلی طور پر گورنمنٹ برطانیہ کے احسان پر مبنی قرار دیا ہے۔ کہ ایک مسلمان اس کو پڑھ کر ذلت محسوس کرتا ہے۔ اور بجائے شکر یہ کے افسردگی اور اپنی اہمیت بے بسی کا احساس اس کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ مگر میں اس مضمون میں بھی ان سے اختلاف رکھتا ہوں۔ اور بعد میں اس کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کر دل گا۔

سر جعفرے کو خلعنا مشورہ دینے کے بعد میں ان صاحبان کو بھی جنہوں نے سر جعفرے کی تقریر مذکورہ بالا حصہ پر سختی سے اعتراض کئے ہیں کہتا ہوں۔ کہ کیا سخت ترقیاتی سے دنیا میں کبھی نفع ہوا ہے۔ الفاظ کی سختی سے مقصد کی بلندی کبھی ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ الفاظ کی سختی سے ہمدردوں کی ہمدردی میں کمی پیدا ہو جاتی ہے۔ ہمیں اسلام

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
خ کے افضل اور رحم کے ساتھ

موجودہ چینی کے چن شاخسانے

(حضرت امام جماعت احمدیہ کے قلم سے)

ایک جلسہ کو منتشر کرنے کا حکم دیا گیا۔ اور ڈپٹی کمشنر صاحب اس جلسہ میں پہنچ گئے۔ تو چودھری افضل حق صاحب جو اس جلسہ کے پرینڈنٹ تھے۔ اور اس وقت نہایت سخت تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے ڈپٹی کمشنر صاحب کو دیکھتے ہی اپنی تقریر کا لہجہ بدل لیا۔ اور نرم الفاظ استعمال کرنے لگے۔ دوسری بات سر جعفرے مانٹ مورسی نے یہ بیان فرمایا۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ نے مسلمانوں کی خاطر اس وقت جب کہ مسلمان بالکل مردہ کی طرح ہو گئے تھے۔ معاہدہ لوزین میں بہت کچھ قربانیاں کر کے ان کی مدد کی۔ پس اس وقت جب کہ خطرہ عمومی ہے۔ مسلمانوں کو گورنمنٹ پر اعتبار کرنا چاہیے۔

سر جعفرے مانٹ مورسی کی تقریر کے ان دونوں حصوں پر ایک حصہ رعایا میں اس قدر جوش پیدا ہو گیا ہے۔ کہ وہ پہلے مظاہرات سے کم نہیں ہے۔ لیکن میرے نزدیک اس قضیہ نامرضیہ میں دونوں فریق کی غلطی ہے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ سر جعفرے مانٹ مورسی نے جن الفاظ میں چودھری افضل حق صاحب کا ذکر کیا ہے۔ وہ الفاظ نامناسب تھے۔ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ ان کے الفاظ پر جن الفاظ میں گرفت کی گئی ہے۔ وہ بھی نامناسب ہیں۔ ہمیں اپنی تقریر و تقریر میں اخلاق کے قوانین کو کسی صورت میں نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ اور یہ بھی نہیں بھولنا چاہیے۔

یہاں کہ قاعدہ ہے کہ ہر ایک اہم امر کے ساتھ چند نئی امور پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔ جو بعض وقت اصل معاملہ سے بھی زیادہ لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف متوجہ لیتے ہیں۔ اسی طرح موجودہ چینی میں بھی ہوا ہے۔ ریجنل کی کتاب کے متعلق مسلمانوں میں بے چینی پیدا ہوئی۔ گورنمنٹ اس کے علاج کی فکر میں تھی۔ کہ کنور دیپ سنگھ صاحب کا فیصلہ ہوا۔ مگر کی بدقسمتی سے وہ فیصلہ گورنمنٹ اور مسلمانوں کے خیالات کے خلاف ہوا۔ اس پر طبعاً مسلمانوں کی بے چینی اور بڑھی۔ اتنے میں درمیان میں ایک مضمون شائع ہوا۔ جو مسلمانوں کے نزدیک پہلے سب مضامین سے بڑھ گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ باوجود اس کے کہ گورنمنٹ اپنی طرف سے مسلمانوں کی دلجوئی کے لئے ہر ایک ممکن کوشش کر رہی تھی۔ بلکہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ اگر آج سر ہاسلی کی جگہ کوئی مسلمان گھبراہٹا۔ تو وہ بھی ہتک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مضامین کے معاملہ میں سر ہاسلی سے زیادہ کچھ نہ کرتا۔ اور کچھ نہ کر سکتا۔ مگر بعض طبائع جوش کے انتہائی اثرات کے ماتحت اس خدمت کا اندازہ نہ کر سکیں۔ اور شورش اور بڑھ گئی۔

اس شورش کے متعلق اب اور ناخاندانی پیدا ہو گئے ہیں۔ پنجاب کونسل میں لاہور کے پچھلے جلسوں کے ذکر کے دوران میں سر جعفرے مانٹ مورسی وزیر عالیہ نے بیان کیا۔ کہ جس وقت

نرمی کا حکم دیتا ہے۔ اور ہم اپنے جوشوں کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہیے۔ اور ہر ایک بات کو دلیل سے ثابت کرنا چاہیے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں ہے۔ کہ اس وقت تک کسی ایک شخص نے بھی گورنمنٹ کے اس اعتراض کو جو اس نے جو دھری افضل جن صاحب کے بوجھ سے پیش کیا ہے۔ صحیح طور پر دیکھ کر نہ ہی کو شخص نہیں کی۔ اصل یہ تھا۔ کہ وہ تقریر لکھ دی جاتی۔ جو جو دھری افضل جن صاحب کو کہہ رہے تھے۔ اور بتایا جاتا کہ اس تقریر کے قائل حضرت کے موقف پر ڈیڑھ گھنٹہ صاحب آئے تھے۔ اس طریق سے ہر ایک شخص آسانی سے کچھ جانتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کا نکالا ہوا نتیجہ غلط ہے یا درست۔ لیکن انہوں نے یہ کہہ دیا کہ یہاں نہیں کیا گیا۔ اور پھر جیکر ایسا نہیں کیا گیا۔ تو ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیے۔ کہ سر جعفر نے مانٹ پورٹی میور تھے۔ کہ اس پورٹ پر اعتبار کرنے۔ جو ان کو بھیجی گئی تھی۔ اور گو ہم ان کے رویہ کو غلط کہیں۔ مگر ہم ان کی طرف غلط بیانی کا گندہ الزام لگانے کا ہرگز حق نہیں رکھتے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ سر جعفر نے جو کچھ کہہ رہے تھے۔ اپنے نزدیک صحیح سمجھ کر کہہ رہے تھے۔ ان کے الفاظ پر مجھے اعتراض ہے۔ ان کے اس واضح کی طرف کونسل میں اشارہ کرنے پر یہ بھی مجھے اعتراض ہے۔ مگر یہ بات ہرگز ثابت نہیں۔ بلکہ اس کا امکان بھی ثابت نہیں۔ کہ وہ یہ بات اپنے پاس سے ہٹا کر کہہ رہے تھے۔ وہ ان پورٹوں کے مطابق جو انہیں بھیجیں۔ لکھ کر کہہ رہے تھے۔ اور باوجود اس کے کہ ہم ان پورٹوں کو غلط کہیں، ہمارا حق نہیں کہ ہم ان کی طرف جھوٹ یا بدتمنی کو منسوب کریں۔ اس طرح ہر ایک بات پر نیت اور استیازی پر عمل کر دینے سے ملک میں ہرگز اس قائم نہیں ہو سکتا۔ اور یہ طریق خود ہمیں بدنام اور ذلیل کر دیتا ہے۔ اور ہماری کم حوصلگی کو ظاہر اسے بھلا کر ادب اور احترام کسی کے لئے وقت کا موجب نہیں ہوتا۔ بلکہ ہماری عزت نفس پر دلالت کرتا ہے۔ جس میں ہمیشہ دوسروں کے ادب اور احترام کا خیال رکھنا چاہیے۔

علاوہ انہیں ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیے۔ کہ سر جعفر نے آج پہلی دفعہ ہندوستان نہیں آئے انہوں نے اپنی عمر اس بلکہ گزاری ہے۔ اور سب لوگ ان کے اخلاق اور ان کے رویہ سے واقف ہیں۔ اور جہاں تک مجھے معلوم ہے ان کے لئے دماغ ان کے اخلاق کی تعریف اور ان کی بیوقوفی کی مدح کرتے ہیں۔ جس طرف ایک ایسی بات کی وجہ سے میں میں ہم ان سے اختلاف رکھتے ہوں سالانہ پر عمل آدھ ہونا انہیں اخلاق کے خلاف ہے۔ دینا ان کے ہی مسلمانوں کو حتمی قرار دیتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اخلاق سے اس اعتراض کو دور کریں۔ اور اپنی زبانوں اور اپنے اعمال سے ثابت کر دیں کہ اسلام کی تعلیم نے ہمارے اخلاق میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ کہ اس کی نظیر دنیا کی اور قوموں میں نہیں ملتی۔

احمدی خواتین کی ادا اوت لکھ

مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل کے ذریعہ ان خواتین یا گورنمنٹ کے چندہ کی فہرست موصول ہوئی ہے۔ جنہوں نے اوت لکھ کے امدادی فنڈ میں حصہ لیا۔ اور ایکس ریوئے ۱۵ ار کی رقم جمع کی۔ دیگر مقامات کی احمدی ستورات کو بھی اس امدادی فنڈ میں جلد سے جلد حصہ لینا چاہیے۔ اور مرقوم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھیجی جائیں۔

کوٹلی علاقہ جموں کے حالات

ہمارے ایک بھائی لکھتے ہیں۔ چند دن ہوئے یہاں ہمارے خورشحال چند ایڈیٹر طلبا اور چند دوسرے ایڈیٹس آئے۔ جنہوں نے مالابار کے معنوی واقعات میسج لیژن کے ذریعہ دکھا دکھا کر ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا جس سے ہندوؤں میں بہت جوش پیدا ہو گیا۔ انہی دنوں ایک ہندو نے خوشی اسلام قبول کیا۔ جسے وہ غلامی کے لئے ہندوؤں نے ہر قسم کی پالیسی چلی۔ ایک ہندو سرکاری افسر نے بھی اس پر بہت کچھ دیا۔ اور اپنے ساتھ کھانا کھلاتا رہا۔ مگر وہ مسلمان کے قابو میں نہ آیا۔ اس طرف سے باؤس ہو کر انہوں نے ایک مسلمان کو مرتد کرنے کی کوشش کی۔ مگر خدا کے فضل سے اسے بھی محفوظ کر لیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے مضامین اور خطبے عام مجمع میں سنائے جاتے ہیں۔ خدا کے فضل سے اچھا اثر ہو رہا ہے۔ اس وقت تک میں دو کتابیں عام اخبار کی مسلمانوں کی کھلائی گئی ہیں۔ ہندی ترجمہ سے لوگوں کو بچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مرقمات سے منع کیا جاتا ہے۔ اس جگہ ایک لائق مسلمان وکیل کی سخت ضرورت ہے۔ کھلا کہ تمام مسلمانوں کا ہے۔ جن میں مقدمات ہندو کراتے ہیں۔ اور پھر خود وکیل بنا کر دیتے ہیں۔ کیونکہ یہاں کے سب وکیل ہندو ہیں۔ جو شدھی اور سنگھٹن کے شیدائی ہیں۔ اگر کوئی مسلمان وکیل یہاں آ جائیں۔ تو خود بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو بھی فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔

۴۴ قاصد پر یہ کہنے کے لئے مضامین لکھ کر بھیجے۔ اور بہت اعلیٰ درجہ کے مضامین بھیجے۔ ابھی موقع ہے۔ کہ دیگر اصحاب بھی اپنے مضامین بھیج کر نمونہ فرمائیں۔

لندن میں مسلمانوں کی طرف سے صدقہ احتجاج

ریڈ ٹر کا حصہ ذیل تہذیب ہندوستان نہیں ہے۔ لندن سو جو لائی۔ امام کی مداریت میں لندن کی مسجد میں مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں بیٹش کنگریسیال کی رہائی کے خلاف پریڈسٹ کا ریڈیویشن یہ اتفاق رائے پاس کیا گیا۔ اور گورنمنٹ سے کہا گیا۔ کہ یہ قانون لاہور ہائی کورٹ کے فیصلہ پر بریٹش کونسل میں نظر ثانی کر کے یہاں قانون کی ترمیم کرانے کے لئے یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ گورنمنٹ ایڈیٹر اور ریڈ ٹر مسلم اوت لکھ کو دہرا کر دے۔ ایک ایڈیٹر ڈیویشن میں ان کا شکریہ بھی ادا کیا گیا۔

لندن کا یہ جلسہ مولانا عبدالرحیم صاحب دروایم۔ اسے احمدی مبلغ دام لندن مسجد کی ان کوششوں کا نتیجہ ہے جو ولایت میں موجودہ حالات کی اصلاح و درستی کے لئے دکھ کر رہے ہیں۔ اور مسلمانان ہند کے جذبات اور احساسات ولایت کی پبلک اور گورنمنٹ برطانیہ تک پہنچا رہے ہیں۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں احمدی

اس سال مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں گیارہ احمدی طلباء مختلف امتحانات میں شریک ہوئے۔ ہنایت خوشی کا مقام ہے کہ ان میں سے دس کامیاب ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو پیش قدمی ترقیات عطا فرمائے۔ اور دین کا خادم بنائے۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

(۱) قاضی عطاء اللہ صاحب (ایم۔ اے) بی۔ اے۔ (۲) چوہدری احمد الدین سیگل (ایم۔ اے)۔ (۳) سید مسیح اللہ صاحب بی۔ اے (۴) ملک کریم ایسی صاحب۔ بی۔ اے۔ (۵) ایس۔ ڈی حنیف بی۔ اے (۶) گل محمد خان صاحب (بی۔ اے) ای۔ ایل۔ بی۔ اے (۷) مسٹر سید احمد جان صاحب (بی۔ اے) ای۔ ایل۔ بی۔ اے (۸) مسٹر محمد یوسف صاحب۔ ایف۔ اے۔ (۹) مسٹر عبدالرحمن صاحب ایف۔ اے۔ (۱۰) مس آئمہ بیٹ صاحب۔ انٹرنس (دراہم اول میں کامیاب ہوئے)

افضل کاما ہوا دی پرچہ

افضل کاما ہوا دی ایڈیشن شائع کر کے متعلق اعلان کرنے کے بعد اسے حالاً پیدا ہوئے۔ کہ روز بروز اس کی ضرورت قسوس کی گئی جس میں حضرت کی وجہ سے تو ایڈیٹر کیسے ممکن ہے۔ کہ خاص پر یہ تیار کر سکے اور نہ ہی چھاپ سکتا ہے۔ اس وجہ سے اس پر یہی کی اشاعت اس وقت تک ملتوی کی جاتی ہے۔ جب تک اجراء کی اشاعت اپنے معمول پر نہ آجائے۔

۱۵ اصحاب ہنایت ہی قابل شکر ہیں۔ جنہوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تجویز پر مسلمانان پنجاب کا عمل پنجاب کے طول و عرض میں جولائی کو عظیم الشان جلسے مسلمانان پنجاب کے اتحاد و اتفاق کے خوش کن مظاہر

ملتان میں ۲۲ جولائی جلسے

۲۲ جولائی ۱۹۲۳ء بروز جمعہ بوجہ فسادات اور خاص
موجودہ حالات ملتان میں ایک جگہ پر جلسہ عام منعقد نہ ہو سکا
اس لئے تمام بڑی بڑی مسجدوں میں جن میں ہزار ہا مسلمان شامل
تھے۔ زیر اہتمام آئمہ صاحبان (۱) مولوی عبدالنواب صاحب
امام جامع مسجد اہل حدیث قادری آباد (۲) مولوی غلام حسین صاحب
امام مسجد خیر گاہ چھاؤنی ملتان۔ (۳) مولوی فضل الدین صاحب
امام جامع مسجد گوجر کھنڈہ۔ ملتان چھاؤنی۔ (۴) مولوی فیض رسول
صاحب مولوی شمس الامین صاحب مولوی محمد رفیع صاحب ملتان۔ (۵) شیخ محمد صاحب
امام جامع مسجد احمدیہ ملتان شہر۔ (۶) مولوی عبدالرحیم صاحب
امام جامع مسجد محمد جان ملتان شہر۔ (۷) مولوی احمد بخش صاحب
اولی امام مسجد۔ (۸) مولوی محمد انور صاحب امام جامع مسجد گل
نروشاں ملتان شہر۔ (۹) مولوی علی محمد صاحب امام جامع مسجد
نواب ولی محمد خان ملتان شہر۔ (۱۰) مولوی بدر الدین صاحب
ماموں جی رسکھڑی انجمن اقوام بواہر ملتان چھاؤنی۔
ان سب مساجد میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ
ریزولیشنز بالاتفاق رائے پاس ہوئے۔
محمد حسین رسکھڑی انجمن ترقی اسلام ملتان۔

نارووال میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۳ء بعد از نماز جمعہ نارووال کے تمام
مسلمانوں کا ایک منفقہ جلسہ منعقد ہوا جس میں شیخ عبدالحق صاحب
امام جامع مسجد نارووال اور مولوی محمد امجد صاحب (ضغنی) امام
جامع مسجد نارووال اور مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل
(احمدی) نے علی الترتیب موجودہ حالات میں مسلمانوں کے متحدہ

ہونے اور اقتصادی حالت کو درست کرنے پر ہدایت عمرہ
پیرایہ میں لیکچر دئے۔ اس کے بعد مجوزہ ریزولیشنز بالاتفاق
رائے پاس ہوئے۔
اس جلسہ کی کامیابی اور مسلمانوں کے اتحاد کی ضرورت کو
محسوس کرنا ثبوت وہ جلسہ بھی ہے جو اسی تاریخ نارووال میں
رات کو منعقد ہوا جس میں پہلے احمدی مبلغ جوہری محمد یار صاحب
اسلام اور دیگر دہرم کے مقابلہ پر بہت ہی عمدہ لیکچر دیکر مسلمانوں
کے معلومات میں بہت کچھ اضافہ کیا اور بعد ازاں اسی جگہ خدیجہ حضرت نے
اپنی مجلس کرائی جس کے اختتام پر کھانسی بھی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ
مسلمانوں کو توفیق دے کہ اس اتحاد کو ہمیشہ قائم رکھیں تاکہ اسلام
کی ترقی ہو سکے۔ ان دنوں ریزولیشنز جلسہ نارووال ضلع ساکوٹ میں
منعقد ہوئے۔

مسلمانان دہرم سالہ کا متحدہ جلسہ

بمقام دہرم سالہ کو تو الی بازار مسجد میں بعد نماز جمعہ حضرت
خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت
جلسہ فرمایا اسلام کا متحدہ جلسہ ہوا خدا کے فضل سے کثیر التعداد
لوگ جلسہ میں شامل تھے۔ جلسہ زیر صدارت سعید مسین شاہ صاحب
آزادی مبلغ کا منگڑہ منعقد ہوا جس میں تمام مجوزہ ریزولیشنز پاس
کئے گئے۔
جلسہ کے بعد ایک ہندو عورت بوجہ اپنے بچے کے سید میں شہادہ
کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئی ہے جس کا ایک مسلمان گوجر کے ساتھ
نکل کر دیا گیا۔ خاکسار محمد فیصل از دہرم سالہ

سنگار تحصیل فیروز پور چھپرہ کا جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۳ء کو بعد از نماز جمعہ موضع سنگار میں
مسلمانوں کا ایک منفقہ جلسہ منعقد ہوا جس میں شیخ عبدالحق صاحب
امام جامع مسجد نارووال اور مولوی محمد امجد صاحب (ضغنی) امام
جامع مسجد نارووال اور مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل
(احمدی) نے علی الترتیب موجودہ حالات میں مسلمانوں کے متحدہ

تقریباً ۲۰۰ افراد نے جمع ہو کر مجوزہ ریزولیشنز پاس کئے جنکی
نقل بذریعہ ڈاک جناب گورنر صاحب بہادر کو بھیجی۔ کیونکہ
یہاں تاگر نہیں ہے۔ مسلمانان موضع سنگار تحصیل
فیروز پور چھپرہ کا ضلع گورگانوال نے تجاویز پر عمل کرنا عہد کیا۔

مسلمانان چونڈہ کا عظیم الشان اجتماع

۲۲ جولائی ۱۹۲۳ء بعد از نماز جمعہ مسلمانان چونڈہ و مضافات
چونڈہ کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولوی عبدالغنی صاحب
منعقد ہوا جس میں حضرت امام جماعت کی ارشاد فرمودہ قرار دیا
بالاتفاق رائے پاس ہوئی۔
قرار دادوں کے پاس ہونے کے بعد مولوی عصمت اللہ صاحب
مبلغ انجمن احمدیہ لاہور کچھ ہوا جس میں مولوی صاحب تمام مسلمانوں
کو متحد ہونے کی تحریک فرمائی۔ نیز تمام مسلمانوں سے چھوٹے چھوٹے
کے متعلق حلفا وعدے لئے مرقاضی فضل کریم سکھڑی انجمن تبلیغ
الاسلام چونڈہ ضلع ساکوٹ میں

پھمپیاں میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۳ء کو بعد از نماز جمعہ پھمپیاں ضلع ہوشیار پور
اور اس کے مضافات کے مسلمانوں کا منفقہ جلسہ منعقد ہوا
جس میں مسلمانوں کو موجودہ حالات میں صبح راستہ پر چلائے
کے لئے اور ہندوؤں کی چالوں کو توڑنے کے لئے تجویز کردہ
ریزولیشنز منفقہ طور پر پاس ہوئے۔
خاکسار مولانا بخش۔ از پھمپیاں ضلع ہوشیار پور

مسلمانان سلاوالی کا غیر معمولی جلسہ

یہ امر تو حیرت انگیز بیان نہیں کہ علاقہ ہذا کے مسلمان بالعموم ان پڑھ
طبقہ سے متعلق رکھتے ہیں۔ اور دیہاتوں میں آباد ہونے کی وجہ سے
اختیاری دنیا سے بالکل نا بلدی ہیں قبیل انہیں نہ یہاں کوئی سیاسی
ادارت کبھی مذہبی جلسہ ہوا لیکن اب کچھ ایسے حالات پیدا ہو گئے۔
کہ یہاں ان پڑھ طبقہ کے مسلمانوں میں بھی بیداری شہر و سوا ہو گئی
ہے۔ اور انہوں نے غیر معمولی طور پر جلسہ منعقد کر کے اس بات کا
کافی ثبوت دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے تحفظ کیلئے
اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔ چنانچہ حسب الاعلان حضرت

خبریں

اجالہ میں جلسہ

خلیفۃ اربع بعد از جمعہ جامع مسجد سلووالی میں مسلمانان سلاطین کا ایک عام اجلاس زیر صدارت جناب حافظ محمد زید صاحب منعقد ہوا جس میں مختلف احباب کی تقریروں کے بعد قراردادیں پاس کی گئیں۔ جن کی ایک کاپی گورنر صاحب بہادر پنجاب اور چیف کاپٹن جنرل اخبارات کو برائے اشاعت بھیجی گئیں۔

منظور احمد سیکرٹری انجمن احمدیہ۔

مسلمانان جھنگ کا جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۱ء کو ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت جناب مولانا مولوی محمد حسین صاحب امام مسجد جامع جھنگ منعقد ہوا جس میں ہر ملک ہر فرقہ اور ہر طبقہ کے مسلمان اپنے جذبات عشق محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے اظہار کے لئے شریک ہوئے اور متحدہ دلیوشنر بالاتفاق رائے پاس ہوئے۔

سیالکوٹ میں عظیم الشان جلسہ

۲۲ جولائی سیالکوٹ میں نہایت کامیاب اور شاندار جلسہ ہوا۔ ایک ہی سٹیج پر ایک ہی مقصد کے لئے احمدی وغیر احمدی نے آواز بلند کی۔ پہلے پانچ ریڈیوشنر ایسے پاس گئے جو گورنمنٹ کو بھیجے گئے۔ جلسہ کے وقت عجیب منظر تھا۔ باوجودیکہ جلسہ ایک کھلی جگہ منعقد کیا گیا تھا مگر پھر بھی وہ جگہ ہمسے میں شامل ہوئی اور اس کے لئے کافی ثابت ہوئی۔ اور شاعر عام بھی بولے۔ پھر سامنے کے مکانات لوگوں سے بھر گئے۔ جب کوئی ریڈیوشنر پاس کر لے کو پیش کیا جاتا تو بڑے زور سے اس کی تائید کی جاتی۔ مات کے سائٹھے گیارہ بجے تک ریڈیوشنر پاس ہوتے رہے۔ بعد میں لیکر ہوتے تھے (عبدالغفور۔ از سیالکوٹ)

حقیقت میں جلسہ

۲۰ جولائی ۱۹۲۱ء چوہدری محمد خان صاحب سفید پوش کی صدارت میں مسجد موضع حقیقت میں جلسہ منعقد ہوا جس میں تین سو کے قریب مرد و عورتیں جمع ہوئیں۔ ڈیرہ گھنٹہ قرارداد یہ تقریر خاکسار نے کی۔ اور مفصل طور پر فرض جلسہ بتائی گئی۔ قرارداد نمبر ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰ مندرجہ اخبار افضل ۲۲ جولائی ۱۹۲۱ء تک بھنور جناب ہزار کیلینسی بادشاہ ہند دی گئی۔ خاکسار محمد علی

بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ کونسل حسین شاہی مجلس تحقیقات اصلاحات کے رکن ہوں گے۔ اور ان کی جگہ خان بہادر میاں عبدالحق دیر اعظم ریاست کو بھلا حکومت پنجاب کی مجلس منتظمہ کے رکن ہوں گے۔

شہدہ ۲۵ جولائی۔ حکومت پنجاب کی غایت تحقیقات سے اب تک اس افواہ کی تصدیق نہیں ہوئی لکن کتابت راجہال کو دوبارہ چھاپنے کے لئے تیار کیا گیا ہے۔

ہزار کیلینسی دیر کے معر لیدی اردن ۲۱ جولائی کی سہ پہر شہدہ سے اپنے دورہ موسم برسات پر روانہ ہو گئے۔

والسریجیل پارٹی ۲۱ اگست تک شہدہ پہنچے گی۔

شہدہ و بھادرت سر کے مندرجہ وائسرا کے اور گورنر پنجاب کو ایک برقی پیغام ارسال کیا ہے جس میں انہیں ہندو راجہال کے فیصلہ کے خلاف مسلمانوں کے مجاہدہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور لکھا ہے کہ اگر اس معاندانہ پروپیگنڈا کا کوئی انسداد نہ کیا گیا تو اس سے ہندوؤں کے مال و جان کو نقصان پہنچے گا۔

۲۲ کو بعد از نماز جمعہ اجالہ و ذرا ح کے عام مسلمانوں کے جلسہ بنایا محمد عبدالرشخان صاحب اختر کی صدارت میں ہوا۔ تمام ریڈیوشنر جو کہ افضل میں شائع کئے گئے تھے۔ بالاتفاق پاس کئے گئے۔ اور یہ بھی مسلمانوں کے ذہن نشین کر دیا گیا کہ غیرت و حمیت اسلامی و نیز اپنی ہوسودی کا تقاضا ہے کہ مسلمان اپنی دوکلیں کھولیں۔ اور اگر کوئی شے مسلمانوں سے دستیاب ہو سکے۔ تو اس کے بغیر گزارہ کریں۔ آج ہی ایک فوجداری مقدمہ میں جن اتفاق سے ڈاکٹر کچلو صاحب بھی آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی تائید میں تقریر کی۔

مسلمانان لنگر و عمر و مصافقا کا جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۱ء پر در جمعہ مسلمانان لنگر و عمر و مصافقا کا اجلاس چوہدری محمد اسلامی پر مشتمل تھا۔ اور کثرت سے اردگرد کے بھی مسلمان شامل تھے۔ زیر صدارت محمد احمد خان صاحب منعقد ہوا اور ریڈیوشنر پاس کئے گئے۔

تلونڈی میں جلسہ

مسلمانان تلونڈی جھنگ والے مضامین کا متفقہ جلسہ برقرار ہے۔ منعقد ہوا جس میں حاضرین کی تعداد پانچ سو کے نزدیک تھی۔ مواضع ذیل کے باشندے شامل ہوئے۔

جھنگ والے (۲) سیکھوال (۳) پیر شاہ (۲) بہلولوال (۵) شیر پور (۱) ملک پور (۱) بھالگی سنگل (۸) و ڈالہ (۱) لہوچپ (۱۰) اور لوال پنڈ۔ جو بڑے شہدہ ریڈیوشنر پاس کئے گئے۔

۲۲ جولائی کو فریدیوں کا جلسہ

خبر جھنگ میں جھنگ ہندو تھے۔ ۲۲ جولائی کو کچھ بھارتیوں نے فریدیوں کو ایک ہندو بھی نہیں رہا سب پشاور چلے گئے۔ مگر لنگر و عمر و مصافقا نے فریدیوں کو ایک تقریر دی ہے جس میں انہوں نے ہندوؤں کو جنہوں نے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور ہمارے سر بزرگوں کی توہین کی ہے۔ گالیوں لکھی ہیں۔ تیرا ہندوؤں کو بھی مل چھوڑا۔

۲۲ جولائی ۱۹۲۱ء کو فریدیوں کا ایک ہندو جلسہ ہوا جس میں بات ہوئی کہ کوئی مسلمان ہندوؤں سے سوادہ اور فریبی مسلمانان ہندوؤں کو بھلا دے جو شخص اس کی خلاف ورزی کرے گا۔

پنجاب کے شہور شہر دسجھائی بھائی پر جاندار ایک جدید مذہب قائم کر نیوالے میں جو ہندوؤں میں مساوات و اخوت کی تحریک کو ترقی دیکھا اور ذات و نسل کے امتیازات کو مٹانا اپنا مقصد قرار دیکھا۔

اجیر شریف کی ایک اطلاع منظر ہے کہ ہمارا اجراؤ حکم جاری کیا ہے۔ کہ ریاست کے تمام ملازمین ایک ماہ کے اندر خالص ہندی سیکھ لیں۔ ورنہ برطرف کر دئے جائیں گے۔

نندن ۲۴ جولائی۔ جنرل ڈائرمر گیارہ جنرل ٹاٹنر دی شخص ہے جس نے ۱۹۱۵ء میں بلواؤ الز باغ امرت سر میں ہتھیار ڈالنے پر فائر کرنے کا حکم دیا تھا۔

نجا رسٹ ۲۰ جولائی۔ شاہ رومانیہ فریدی نینڈ کی وفات پر ان کے پوتے یعنی شہزادہ کرول کے بیٹے شہزادہ مائیکل کو بادشاہ شہرہ کیا گیا۔ فوج منے بادشاہ کے لئے حلف و فدا داری لے رہی ہے۔

نجا رسٹ ۲۳ جولائی۔ شاہ میکائیل کے عملے کے ملازم بھتے ہیں۔ ننھا بادشاہ بہت حیران و ششدر ہو رہا ہے۔ ہر ایک سے پوچھتا ہے۔ کہ آخر کیا ہو رہا ہے۔ دہائی کے کہا۔ حضور آپ بادشاہ ہو گئے ہیں۔ تو بچے نے کہا۔ اچھا میں بادشاہ ہو گیا ہوں۔ ذرا یہ تو بتاؤ کہ اب مجھے کھیلنے کی اجازت مل جایا کرے گی۔

لاہور ۲۵ جولائی۔ آج میدلال شاہ صاحب نے

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تجویز پر مسلمانان پنجاب کا عمل ہندوستان کے طویل عرض میں ارجو لائی عظیم الشان جلسے مسلمانان پنجاب قومی وطنی اتحاد کے خوش کن مناظر

بھیرہ میں عظیم الشان جلسہ پر نو تقریریں

حسب ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ ۲۲ جولائی کو بھیرہ میں زیر ہمدارنت ہمتہ محمد سعید صاحب رئیس دیوبند میں کشتہ پر پریڈنٹ ٹریٹمنٹ اسلامیہ بھیرہ۔ انجمن اسلامیہ کے احاطہ میں ایک زبردست جلسہ منعقد کیا گیا جس میں ہر فرقہ کے مسلمانوں نے نہایت دلچسپی سے حصہ لیا۔ حاضرین کی تعداد تین ہزار کے قریب تھی۔

جلسے کا افتتاح جناب شیخ فضل حق صاحب پراچہ پریڈنٹ ٹریٹمنٹ میں کئی بھیرہ نے تلاوت قرآن مجید کے ساتھ کیا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک نعت مصنف مولوی دیوبند صاحب بھیرہ پڑھے جانے کے بعد اصل کار روائی جلسہ شروع ہوئی۔

ابتداء میں جناب شیخ فضل حق صاحب پراچہ پریڈنٹ ٹریٹمنٹ میں کئی بھیرہ نے مختصر طور پر تقاضا صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شک پر واضح کیا۔ اور بتایا کہ کس طرح راجیال کو عدالت عالیہ پنجاب کے جج جسٹس دیو پٹنہ نے بغیر سزا دینے کے چھوڑ دیا۔ اور اس طرح بزرگان دین پر نا جائز اور ہتک آمیز حکموں کا دروازہ کھول دیا ہے۔ اور یہی اسی کا نتیجہ تھا۔ کہ درنمان جیسی ناپاک اور فتنہ انگیز کتاب کے مصنف کو اور دبا جبار پرتاپ کے ایڈیٹر کو ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ اور ارفع نسبتی پر جس کو ہم لوگ دل و جان سے زیادہ عزیز سمجھتے ہیں۔ شرمناک گلے کرنے کی جرأت ہوئی۔ آپ نے دوران تقریر میں امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے سب فرقوں سے پہلے رسول پاک کے احترام کی خاطر آواز بلند کی۔ اور یہ جلسہ منعقد کیا۔ بعد میں مولوی محمد قاسم صاحب دیوبند نے مسلمانوں کو آپس کے اختلافات کو مٹانے اور یک جہتی سے دشمنان اسلام کا مقابلہ کرنے کی تلقین کی اور بتایا کہ اندرونی اختلافات کو

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت قرار دیا ہے۔ اس لئے ان کو نظر انداز کر کے ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی ہر طرح تکسباتی کرنی چاہیے۔ اور آزمائشوں کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیے۔ بعد میں مولوی عبدالرحمن صاحب امام جماعت احمدیہ بھیرہ نے نہایت وضاحت کے ساتھ مسلمانوں کو خیر امت کے اعلیٰ خطاب کے صحیح صحیح مصداق بننے کی ہدایت کی۔ اور بتایا کہ کس قدر بے غیرتی ہے۔ کہ باوجود تمام امتوں سے اعلیٰ امت ہونے کے ہم دوسرے لوگوں یعنی ہندوؤں کے دست و پختہ میں رہے ہیں۔ اس کی وجہ ہمارا تعلیم قرآن کو چھوڑ دینا ہے۔ اگر ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر اور قرآن پاک کے ارشادات پر پورے طور پر کار بند ہوتے تو نا ممکن تھا۔ کہ ان لوگوں کے غلام بنتے۔ جن کو قرآن کریم نے جس قرار دیا ہے۔ اسی طرح اگر رسول پاک کی تعلیم پر چلتے تو سوودی جی دیال جان آفت میں گرفتار نہ ہوتے۔ جس کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت قرار دیا ہے۔ غرض آپ نے نہایت خوبی کے ساتھ مسلمانوں کو ان امور میں ہندوؤں سے چھوٹ چھات گمنے کی تلقین فرمائی۔ جن میں وہ لوگ مسلمانوں سے چھوٹ چھات گمنے ہیں۔ نیز آپ نے مسلمانوں کو تبلیغ پر کار بند ہونے اور دوسروں کے لئے اسوہ حسنہ بننے کی ہدایت فرمائی۔ اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ بیان فرما کر مسلمانوں کو متقید کیا۔ کہ جس امت کا ایسا رسول اور ماہنامہ ہو۔ وہ امت کیسے ذلیل ہو سکتی ہے۔ اخیر میں آپ نے تمام فرقہ ہائے اسلام کو متحدہ طور پر دشمنان اسلام کا مقابلہ کرنے کی ہدایت فرمائی جس کا عوام پر بہت اچھا اثر ہوا۔

بعد میں سید غلام حسین شاہ صاحب فضی فاضل اشلا عشری نے نہایت پُر زور اور دل کو ہلا دینے والی تقریر کر کے مسلمانوں پر حقیقت حالات کا انکشاف کیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایضاً اللہ بفرہ العزیز کے اس اشارہ کو جو حضور نے ۲۲ جولائی کے جلسے میں پڑھنے کے لئے لکھا تھا بیک

کر پڑھ کر سنایا۔ اور شدھی اور سنگھٹن کی فتنہ انگیز اور ملک کے ختم اسن کو برباد کرنے والی تحریکوں کی خوب قلبی کھولی۔ اور واضح طور پر بتایا کہ کس طرح ہندو لوگ سادہ لوح مسلمانوں کو دام ترویر میں پھنسا رہے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ کے لئے مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے۔ غرض نہایت عمدگی سے چھوٹ چھات کے مسئلے کی تشریح فرمائی۔ اور اسلامی دو کاؤں کے اسوا کی ضرورت کو اور تنظیم کی اہمیت کو اور زبردستی اختلافات کے یکدم نظر انداز کر دینے کو بخوبی واضح کیا جس کا لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اخیر میں آپ نے جماعت احمدیہ کا فکریہ ادا کیا۔ جس نے ایسے افسانہ خوری جلسے کے انعقاد کا اہتمام کیا۔ اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کی خاطر سے پہلے آواز اٹھائی۔

بعد میں شیخ فضل الحق صاحب سکریٹری دیوبند میں کئی بھیرہ نے حاضرین کو مسلمانوں کی موجودہ ناگفتہ بہ حالت بتا کر کہ ہم لوگ جاگ بھی رہے ہیں۔ اور ہماری خدمت بھی ہماری آنکھوں کے سامنے لٹا جا رہی ہے۔ حاضرین کی توجہ اس طرف مبذول کی کہ وہ جاگیں اور اپنی مصلحت دولت کی بجائے رسول پاک کی عزت اور اسلام کی عزت کی تکسباتی کریں۔ اور جان تک اسی تک وود میں لڑا دیں۔

ان تقریروں کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کے شیخ فضل حق صاحب نے بلا تعلق اپنے پاس ہوئے۔ اخیر میں پریڈنٹ ٹریٹمنٹ صاحب کی طرف سے چند مبارک کلمے گئے۔ اور جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ دست بردا ہونے کے بعد فریاد ہوئی۔ بھیرہ کی تاریخ میں یہ جلسہ اپنی ذہانت کا آپ ہی تھا۔ اور قبل اس کے کوئی جلسہ ایسا شاندار اور کامیاب بھیرہ میں آج تک کبھی نہیں ہوا۔ والسلام (خاکسار۔ غلام حسین خادم بھیرہ)

کا روائی جلسہ پاک بٹن

۲۲ جولائی ۱۹۲۴ء کو جامع مسجد پاک بٹن دراعاٹ مزار حضرت بابا عزیز الدین صاحب شیخ شکر رحمۃ اللہ علیہ بود ناز جمعیتاً دو ہزار مسلمانوں کا جلسہ زیر ہمدارنت میاں اور خان صاحب راجپوت ڈوٹا نیکارکس پسرینی منعقد ہوا۔ جس میں اسلام کے ہر فرقہ کے مسلمان پاسے جاتے تھے۔ دور و نزدیک کے گاؤں کے مولوی اور زمیندار صاحب بھی شامل ہوئے۔ ابتدا میں حاجی جلال الدین صاحب ہیڈ قاضی علاقہ پاک بٹن نے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت امام جماعت احمدیہ ۲۲ جولائی

مسلمانان نوشہرہ کا عظیم الشان جلسہ

7 مسلمانان نوشہرہ سب ڈویژن کا ایک بھلاک جلسہ مورخہ ۲۲ جولائی بروز جمعہ چھ بجے شام مسلم کلب میں منعقد ہوا۔ سید سید علی شاہ بادشاہ نے جس نے نوشہرہ کلاں منعقد ہوا۔ حاضرین جلسہ کی تعداد دو ہزار کے قریب تھی۔ چار ڈویژنوں کے علاوہ اتفاق رائے علی الترتیب مندرجہ ذیل اصحاب کی طرف سے پیش ہو کر پاس ہوئے۔ جناب فتح محمد خان صاحب ملک پلیدیہ نوشہرہ سٹر عزیز اللہ خان صاحب سٹر پلیدیہ نوشہرہ مولوی غلام حیدر صاحب بی۔ اسے ایل ایل بی پلیدیہ نوشہرہ۔ ڈاکٹر غلام احمد صاحب پشتر نوشہرہ۔

بعد ازاں حضرت امام جماعت احمدیہ کاؤہ مقبول جعفری میں شریع ہوئے۔ شیخ احمد اللہ صاحب احمدی ہیڈ کلرک کنوینشن بورڈ نوشہرہ نے یہ بڑھ کر سنایا جسے سامعین نے بہت اچھی طرح تو جہ سے سنا۔ اور بہت بھلاک جلسہ اس کے بعد جلسہ پشتر و توبی دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ (بند پختہ نامہ)

حضرت امام جماعت احمدیہ کا مجوزہ مختصر نامہ اور جناب سید غلام بھیک صاحب نیرنگ

حضرت امام جماعت احمدیہ ایڈ ایڈ اللہ نے جو مختصر نامہ تحریر فرمایا ہے جس پر مسلمانوں کے دستخط کرانے جارہے ہیں۔ اسکے متعلق جب ذیل اعلان جناب سید غلام بھیک صاحب نیرنگ پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ اہل بلہ شہر نے منظر کیا ہے۔ ہم جناب سید صاحب کو موت کو ان کی اسلامی خدمات پر مبارکباد کہتے ہیں۔ اعلان یہ ہے۔

یہ گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں مسلمانوں کا ایک مختصر نامہ بھیجا جائے گا۔ جس میں گورنمنٹ سے مسلمانوں کے حقوق کے بارے میں مطالبات کئے گئے ہیں۔ یہ مختصر نامہ بڑے کاغذ پر چھپا ہوا ہے۔ اور اس کے دستخطوں کے واسطے سفید کاغذ چسپان کیا جائیگا۔ رفنا کاران تبلیغ دعوہ کرانے کے لئے سب مسلمانوں کے پاس آئیں گے۔ سب مسلمانوں سے درخواست ہے۔ کہ اس مختصر نامے پر دستخط کر دیں۔

موضع توبیہ لود ضلع لدھیانہ میں جلسہ

مسلمانان موضع توبیہ لود ضلع لدھیانہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۵ء کو بروز جمعہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مجوزہ ریڈیو پشتر بالاتفاق رائے پاس ہوئے۔

پاک پٹن پہنچ گئے۔ ہم دونوں نے اپنی اپنی تقریروں میں مسئلہ چھوٹ چھات اور مسئلہ سود اور مسئلہ تجارت پر زور دیا۔ اور مولوی صاحب نے مسلمان متواتر کو دو کاؤں پر آمد و رفت رکھنے سے منع کیا۔ اور ان تمام مسائل کے متعلق لوگوں سے مناسب عہد کرائے۔ خاکسار نے علاقہ کے بڑے بڑے زمینداروں سے پختہ عہد لئے۔ کہ وہ ان مسائل کے متعلق اصلاحات پر عملدرآمد اپنے اپنے حلقہ اثر میں ضرور کریں گے۔ حاضرین کی تعداد تقریباً تین ہزار کے قریب ہوگی۔ میاں صاحب مذکور نے ایک عام جلسہ کو اسلامی جلسہ کی شکل میں تبدیل کر دیا۔ آپ کی یہ روح ہنایت ہی قابل تعریف اور قابل شکر ہے اور قابل تقلید ہے۔ اس سلسلہ پر ہندو دوکانداروں کو پکری کی کمی کی وجہ سے بہت نقصان برداشت کرنا پڑا۔ ایسے مسلمان دوکانداروں کو خوب منافع ہوا۔

(خاکسار غلام احمد خان ایڈووکیٹ پاک پٹن)

سہارن پور میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۵ء کی رات کو بعد نماز عشاء جامع مسجد سہارن پور میں تمام جماعت احمدیہ کا عظیم الشان جلسہ زیر صدارت جناب مقصود علی خان صاحب منعقد ہوا۔ محسن مسجد باوجود اپنی فزائی کے ناکافی ثابت ہوا۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریڈیو پشتر پاس ہوئے۔ (عاجز عبد العزیز سکریٹری انجمن احمدیہ سہارن پور)

رام گڑھ میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۵ء بروز جمعہ موضع غوث گڑھ درام کا متحدہ جلسہ موضع رام گڑھ میں منعقد ہوا۔ جس میں ہر دو گاؤں کے سب احمدی وغیر احمدی شامل ہوئے۔ اللہ مجوزہ قرار دینے بالاتفاق رائے پاس ہوئے۔ (نور محمد امیر جماعت احمدیہ غوث گڑھ)

پائل ریاست پٹیالہ میں جلسہ

۲۲ جولائی کو بروز جمعہ المیاک جاح مسجد میں مسلمانان پائل ریاست پٹیالہ کا عظیم الشان جلسہ جس میں ہر فرقہ کے مسلمان شامل ہوئے زیر صدارت شیخ محمد امین صاحب وکیل منعقد ہوا۔ اور متفقہ طور پر حضرت امام جماعت احمدیہ کی مجوزہ قرار دینے پاس کی گئیں۔

اسلام کے غلبہ کے لئے ہماری جدوجہد بڑھ کر سنایا۔ اور حاضرین نے اسے ہنایت دہی سے سنا۔ پھر خاکسار نے اغراض و مقاصد جلسہ پر مختصر سی تقریر کر کے اتحاد علی کی تحریک کی جس کو ہر خاص و عام نے پسند فرمایا۔ پھر جلسہ میں پیش ہونے والی تجاویز پر تبصرہ کیا۔ خاکسار کی تقریر کے بعد میاں صاحب نے شاہ صاحب سے چھوٹ چھات پر تقریر فرمائی۔ اور نعت رسول پڑھی۔ اس کے بعد سب تجاویز جلسہ میں پیش ہو کر بالاتفاق رائے حاضرین پاس ہوئیں۔

تجاویز سید محمد شاہ صاحب ایم۔ اے ایل ایل بی پلیدیہ پاک پٹن نے ایک ایک کر کے پیش کیں۔ او پاس ہوئیں۔ اس کے بعد مولوی محمد الدین صاحب امام مسجد ملیکے تارونے ان تجاویز کے عہدوں پر قائم رہنے کے واسطے آیات قرآنی کا حوالہ دیکر ایک پڑنا شیر و غلط فرمایا۔ (خاکسار غلام احمد خان ایڈووکیٹ پاک پٹن)

جلال پور جٹال میں جلسہ

حسب احکام امام جماعت احمدیہ قادیان آج مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۵ء صبح ۲۱ محرم الحرام ۱۳۴۶ھ بعد نماز جمعہ مسجد میاں خدا بخش صاحب مرحوم میں زیر صدارت جناب حافظ نور الدین صاحب مفتی جماعت حنفیہ جلسہ قرار پایا۔ حاضرین جلسہ کافی تعداد میں تھے۔

تلاوت قرآن مجید سے کارروائی جلسہ شروع ہوئی ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب نے در اسلام کے غلبہ کے لئے ہماری جدوجہد حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان کا مضمون حاضرین کے ذہن نشین کرایا۔ بعدہ حاجی سیہ پیر ظہور شاہ صاحب نے مسلمانوں کے تمدنی اور اقتصادی حالات کو مد نظر رکھ کر ہنایت دلکش اور مؤثر تقریر کی جس میں ایک تقریر فرمائی جس کا سامعین پر ہنایت اچھا اثر ہوا۔ نیز مسئلہ چھوٹ چھات اور اتحاد بین المسلمین پر زور دیا گیا۔ اس کے بعد مجوزہ ریڈیو پشتر بالاتفاق پاس ہوئے۔ (محمد صدیق جلالپور)

پیر غنی میں تین ہزار مسلمانوں کا اجتماع

میاں نور محمد خان صاحب مائیکادو نمبر ۱۰۰ راولپنڈی موضع پیر غنی نے یہ موقع ۲۲ جولائی ۱۹۲۵ء کے لئے دیگر مشہور علماء کرام کو پاکستان کے علاوہ خاکسار کو بھی تقریر کرنے کے لئے دعوت دی۔ چنانچہ خاکسار اور مولوی عبدالحق صاحب امام جامع مسجد

مقدمہ و زمانہ ایکورٹ میں

۲۴ جولائی "درتھان" کے مقدمہ میں ملازموں کی طرف سے صفائی کی شہادتیں پیش ہونی تھیں۔ مگر وکیل صفائی نے کہا کہ ہم نے فیصلہ کیا ہے۔ دو دنوں مقدموں میں صفائی کی شہادتیں پیش نہ کی جائیں۔ پناچہ کو گواہ پیش نہ کیا جائیگا۔ اس موقع پر ملازمین کی جانب سے چند گواہوں کے گواہی میں لایا گیا جس نے کہا کہ میں صفائی کی شہادتیں پیش کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ انہوں نے بعد دیوی مشران شرم کو بلایا گیا اس نے بھی صفائی کی شہادتیں پیش کرنے سے انکار کر دیا۔

اس پر عدالت نے پوچھا کہ آیا بحث ابھی شروع کر دی جائے جس کے جواب میں مسٹر بھگت رام پوری وکیل ملازمان نے کہا کہ میں تو اسی وقت بحث کے لئے تیار ہوں۔ وکیل استغاثہ سے پوچھ لیجئے۔ البتہ میں تمہاری گزارش کروں گا۔ کہ جو کہ ملازم نے صفائی نہ پیش کرے میں ایشیاء دکھایا ہے۔ اس لئے مجھے وکیل استغاثہ کے بعد آخر میں بولنے کی اجازت دی جائے۔

اس پر عدالت اور وکیل صفائی کے درمیان جرح قدر ہوئی۔ وکیل صفائی کہتا تھا کہ اس سے قبل عدالت عالیہ میں ایسا کوئی مقدمہ پیش نہیں ہوا اس لئے عدالت کو یہ بھی نظر کرانے کے لئے کا حق حاصل ہے۔ کہ وہ وکیل صفائی کو اخیر میں بولنے کا موقع دیکھے جسٹس براؤڈے نے اس خیال کا اظہار کیا کہ

اس مقدمہ کی سماعت جسطیٹ کی عدالت کی سماعت کی طرح ہے۔ اور صوبہ پنجاب کی عدالتوں میں عام دستور یہ ہے۔ کہ پہلے وکیل استغاثہ مقدمہ کے حالات مضبوط کر کے عدالت کے سامنے رکھتا ہے۔ پھر وکیل صفائی جواب میں بحث کرتا ہے۔ اور اخیر میں وکیل استغاثہ کو جواب کا موقع دیا جاتا ہے۔ ہم اس طریق کار سے انحراف نہیں کریں گے۔

اس امر کا فیصلہ ہو جانے کے بعد سر شفیق سے بحث کے بارے میں استفسار کیا گیا۔ آپ نے کہا کہ اگر میں انتقال امر کے طور پر اس وقت بھی بحث کے لئے تیار ہوں۔ لیکن آج میں محض صفائی کے گواہوں پر جرح کرنے کے لئے تیار ہو کر آیا تھا اس لئے اگر بحث کل پر ملتوی کر دی جائے۔ تو چنداں غیر مناسب نہ ہوگا۔

چنانچہ کنگو کے بعد قرار پایا کہ دو دنوں مقدموں کی بحث منتر کر ہو۔ فریقین کے وکلار نے اس پر رضامندی کا اظہار کیا۔ اور بحث کے لئے ۲۸-۲۹-۳۰ جولائی کی تاریخیں مقرر ہوئیں۔ ۲۸ جولائی سر شفیق نے استغاثہ کی طرف سے مفصل تقریر کی۔ جو اس دن ختم نہ ہوئی۔ اور دوسرے دن تک جاری رہی۔

عرض پر دراز ہیں کہ ہمارے قبائل عرصہ سے گورنمنٹ کے ہی خواہ ہیں۔ اس سے پیشتر گورنمنٹ ہم پر یہ الزام لگاتی تھی کہ ہندوؤں کو غیر علاقہ کے قبائل سے بہت تنگ ہیں۔ اور ہمیشہ فریاد کرتے ہیں کہ قبائل کے لوگ ہندوؤں پر ڈاکہ ڈال کر انہیں لوٹ لیتے ہیں۔ ہم لوگوں نے گورنمنٹ سے وعدہ کیا۔ کہ آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ ہم لوگ آج تک اپنے عہدہ کے پابند رہے۔ اور ہندوؤں کی لوٹ مار سے باز رہے۔ سب چونکہ ہندوستان کے اندر انگریزی علاقہ کے سرکردہ ہندوؤں نے چند کتابیں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف چھاپی ہیں۔ اور ان کتابوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت تنگ کی ہے۔ اس لئے تمام قبائل علاقہ غیر صوبہ سرحدی اس پر سخت بخندہ اور طول ہیں۔ کیونکہ تمام دین محمدی کے پیرو ہیں۔ اور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء کا تابع و خیر بنی آدم بلکہ باعث خلق کون و مکان مانتے ہیں۔ مگر گورنمنٹ نے ہماری درخواست پر توجہ نہ کی۔ اور ان ہندو و عیسویوں کو ہندوؤں کے ناپاک کتابیں شائع کی ہیں۔ یا شائع کرنے میں مدد دی ہے۔ کافی سزا نہ دی۔ تو سخت فساد برپا ہونے کا احتمال ہے۔ کیونکہ یہ دینی معاملہ ہے۔ مسلمان اس توہین کو ایک لمحہ کے لئے برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم صوبہ سرحد کے تمام انگریزی مہانت جوٹس انتقال اور عزم راسخ کے ساتھ عرض پیرا ہیں۔ کہ اس معاملہ میں فوراً توجہ کی جائے۔

لنڈی کوتل میں مشترکہ اجلاس

۲۲ جولائی شنبہ کو ساٹھ دس بجے دن قریب لواری لنڈی کوتل میں تمام قبائل کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ہر خیال کے افراد شامل تھے۔ ذکا خیل اور کوئی خیلوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں گستاخی کے پیش نظر ہندوؤں کو اپنے ملک سے نکال دیا تھا۔ شنواریوں نے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا تھا۔ اس لئے تمام قبائل کا یہ اجلاس منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں یہ قرار دیا گیا کہ (۱) ہندوؤں سے سوڈالیا قطعاً حرام ہے۔ جس کے خلاف کسی قسم کی شکایت پایہ ثبوت کو پہنچ جائے گی۔ اس پر ایک سو روپیہ جرمانہ ہوگا۔ (۲) اگلے جمعہ تک ہندوؤں کو جہالت دی جائے۔ تاکہ وہ نکل جائے۔ کا بند و بست کر لیں۔ (۳) جمعہ کے بعد کوئی پٹھان ان کی اس طرح کا فعلت نہیں کرے گا۔ جس طرح پہلے کرتا تھا۔ کیونکہ مسلمانوں پر اس خودست عظیم کے حملے میں ہندوؤں نے بے نظیر ہونے کی ہے۔ جس کی مثال پچھلے سات سو برس میں کہیں نہیں ملتی۔

ان جلسوں کی کارروائی سے ظاہر ہے کہ سرحدی خیلوں اور باغیخت مسلمانوں میں ہندوؤں نے وہی خیر توں درختہ لگنے کوئی کس کو جو شرمیدار ہے۔ لیکن ہم امید رکھتے ہیں۔ وہ جو شرمیدار ترین رنگ میں انتقال کریں گے۔

اس قسم کے غیر ذمہ دار اشخاص کو روکیں۔ کہ سارے فساد کے ہی باقی ہیں۔ یہ لوگ موقع کی نزاکت اور کام کرنے والوں کی مشکلات کو نہیں دیکھتے۔ اور نادان دوست کی طرح اپنی قوم کو فائدہ پہنچانے کی بجائے اس کو نقصان پہنچا دیتے ہیں۔ اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ نوجوانان سرحد اس موقع پر نہایت بردباری سے کام لے رہے ہیں۔ اور ہر اک محقوں بات کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ پس ضرورت صرف اس بات کی ہے۔ کہ اس قسم کے فتنہ انگیز مضامین کی روک تھام کی جائے۔

میں ہندو صاحبان سے یہ بھی خواہش کرتا ہوں کہ جس طرح وہ سرحد کے بھائیوں کی بھاری کی طرف متوجہ ہیں۔ اسی طرح وہ چیمہ اور دوسری ریاستوں میں جو مسلمانوں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس کی طرف بھی توجہ کریں۔ اور اس ظلم کو جو کہ در مسلمانوں پر کیا جا رہا ہے۔ دور کریں۔ ورنہ ان کا کوئی حق نہیں۔ کہ ابند خود کر کے اس کے انجام سے محفوظ رہنے کے لئے را دیلا کریں۔

خاکسار مرزا محمود احمد

غیر مسلم قبائل کا اجتماع

جناب میراج خان آفریدی کی خیل کنڈی خیل۔ ڈاکٹر محمود شعل پشاور نے ۲۴ جولائی کے اس جلسہ کی جو سرحدی قبائل نے منعقد کیا حسب ذیل روئے اور شائع کرائی ہے۔

۲۲ جولائی کو مقام زیارت ولی بابا تامل قلعہ جہڑوہ وغیرہ آفریدی قبائل نے جمع ہو کر مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کیں:-
(۱) جس قدر ہندو قبائل غیر علاقہ میں آباد ہیں۔ وہ فوراً اپنے اپنے علاقوں سے خارج کئے جائیں۔

(۲) کوئی مسلمان کسی ہندو سے ایک پیسہ کا سودا نہ خریدے۔ خواہ وہ علاقہ و علاقہ میں سکونت پذیر ہو۔ یا انگریزی علاقہ میں۔
(۳) تمام قبائل پنجاب اور ہندوستان کے مسلمانوں سے ان کے تمام قومی اور مذہبی معاملات میں متفق ہیں۔

یہ تین قراردادیں با اتفاق منظور ہوئیں۔ اس کے بعد ایک عریضہ جس پر تمام قبائل سرحدی کے سروراء ملک کی مہر ثبت ہوئی۔ پولیٹکل ایجنٹ خیبر ایجنسی اور جناب خان بہادر سردار عبدالصمد خان اسسٹنٹ پولیٹکل آفریدی ایجنسی کے پاس بھیجا گیا۔ اس عرضداشت کا مضمون یہ تھا۔

جناب عالی۔ ہم تمام مشران و کثران مسلمان قبائل علاقہ غیر

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تجویز پر مسلمانان پنجاب کے پنجاب کے طویل عرض میں ۲۲ جولائی کو عظیم الشان جلسے مسلمانان پنجاب کے اتحاد و اتفاق کے خوش کن مناظر

مسلمانان پنجاب کا عام جلسہ

۲۲ جولائی کو بعد از نماز مغرب بعد از نماز مولانا مولوی غلام حیدر صاحب دیکھل جلسہ منعقد ہوا۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ بریز ویلوشن یا اتفاق رائے پاس کئے گئے۔

میانوالی میں جلسہ

یروز جمعہ شریف تاریخ ۲۲ جولائی ۱۹۲۴ء کو مولوی محمد اکبر علی صاحب میں ایک شفقہ مسلمانان میانوالی اور اس کے اور دیگر کا اجلاس منعقد ہوا۔ جلسہ میں تقریباً ایک سو چوبیس آدمی جمع ہوئے۔ اور امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ بریز ویلوشن زیر مصلحت غلط محمد اکبر خان بیونسٹل کثیر میانوالی اتفاق رائے سے پاس ہوئے۔ (مولوی غلام قادر انجمن اسلامی میانوالی)

مسلمانان ہنگ کا عظیم الشان اجتماع

۲۲ جولائی کو بعد نماز جمعہ مسلمانان ہنگ کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر مصلحت جناب حاجی اللہ دین صاحب جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ مولوی علی محمد صاحب اجمیری نے حالات حاضرہ پر ایک گفتگو تقریر کی جس میں مسلمانوں کو اتحاد ہندوؤں سے حیوت بچات کرنے اور تبلیغ کے اہم فرض کی طرف توجہ دلائی۔ حاضرین نے چار دفعہ تک زبان ہو کر تذکرہ بالا امور پر کاربند ہو کر نیکو امید کیا۔ اس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ بریز ویلوشن یا اتفاق رائے سے پاس ہوئے۔ (محمد بشیر احمد خان)

وزیر آباد میں جلسہ

وزیر آباد میں جمعہ کے ایک دو روز پہلے اور جمعہ کے دن

بڑا عظیم الشان جلسہ ہوا۔ اس جلسہ میں جناب مولانا حافظ غلام صاحب وزیر آبادی نے بالخصوص حصہ لیا۔ اور اپنے سماعظ سز سے ہم لوگوں کو مستفید فرمایا۔ قراردادیں بھی پاس کر کے روانہ کی گئیں۔ ہم لوگ حافظ صاحب موصوف کے تہ دل سے ممنون ہیں۔ (صوفی انور وزیر آباد)

۲۲ جولائی کو خواتین سیالکوٹ کا جلسہ

۲۲ جولائی کو بعد نماز جمعہ خواتین سیالکوٹ کا اجلاس ہوا جس میں حالات حاضرہ پر مختصر تقریر کرنے کے بعد حسب ذیل ریزولوشن پاس کیا گیا۔

”ہم احمدیہ ستورات سیالکوٹ برفض حصول اتفاق از گورنمنٹ اپنے اس دل رنج و درد کا اظہار کرتی ہیں جو رسالہ درمیان و کتاب ارجیال کے مصنف و ناشر کی گندہ دہنی کی وجہ سے ہر مسلمان کو بے چین کر رہا ہے۔ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس پر اپنی جان و مال اور اولاد قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ نیز گورنمنٹ سے بادیہ منتس ہیں۔ کہ وہ عالم کو سزا دے۔ اور ایسا قانون جاری کرے جس کے بعد عوام الناس کی دل آزاری کا سدباب ہو جائے۔ اور کرسی عدالت سٹریٹس کھو دیں سنگہ کے لئے ہرگز ہرگز جان نہ بھی جائے۔ نیز ایسے جج کو علیحدہ کرنے کا بہترین مشورہ دینے والوں کو جو ناحق جیل میں ڈال دیئے گئے ہیں۔ گورنمنٹ عالیہ جلد سے جلد بہا کرے۔“

پٹنہ میں جلسہ

مسجد شیر شاہ واقع محلہ وصول پورہ پٹنہ شہر میں ۲۲ جولائی ۱۹۲۴ء کو بعد نماز جمعہ ایک جلسہ عام مقامی مسلمانوں کا منعقد ہوا۔ کوئی دو اڑھائی سو مسلمانوں نے جن میں محلہ کے رئیس جناب حسن نواب صاحب بھی موجود تھے۔ جلسہ میں شرکت

کی۔ انعقاد جلسہ کی غرض ایڈیٹر و پبلشر مسلم اوٹ لک کے تھے اظہار ہمدردی اور گورنمنٹ سے یہ استدعا کرنا تھا۔ کہ ایڈیٹر پبلشر مسلم اوٹ لک کو چونکہ وہ بے قصور ہیں۔ دہا کر دیا جائے۔ نجا وزیر امام صاحب مسجد ندائی خرنیک سے اور یہ اتفاق رائے عامہ پاس ہوئیں۔ (دراقم حسین احمد آزاد)

گجرات میں جلسہ

جناب سید زین العابدین صاحب کولہ پور سے گجرات جانے اور ۲۲ جولائی کا جلسہ منعقد کرانے کے متعلق ایسے وقت میں اطلاع ملی۔ کہ وہ باوجود جلد پہنچنے کی ممکن ہو کرنے کے جلسہ کے وقت سے صرف تین گھنٹے قبل گجرات پہنچ سکے۔ جاتے ہی اہل محل نے اس سرگرمی اور عقلمندی سے گام لیا۔ کہ تمام مسز مسلمانوں کو متفقہ جلسہ پر آمادہ کر لیا۔ اور مقررہ وقت پر شاندار جلسہ منعقد ہوا جس میں ہر فرقہ کے ایک ایک شامل ہوئے اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ بریز ویلوشن یا سس پاس کئے گئے۔ اور حضور کا سنون پڑھ کر سنایا گیا۔

کتاب ارجیال کے متعلق وزیر ہند کی خدمت میں عرضداشت

لندن۔ ۲۶ جولائی۔ وزیر ہند کی خدمت میں عرضداشت ان مملوں کے خلاف۔ جو بعض ہندوؤں نے بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر کئے ہیں اور ارجیال مصنف کی برات کے خلاف درخواست یہ دو سوا شخصوں کے دستخط ہو چکے ہیں۔ جن میں سر آفتم کوئن ڈائل۔ سر دیم سپین۔ سر ٹیڈ لندن اور بہت سے ہندوستانی۔ ایرانی۔ شامی۔ اور برطانوی مسلمان شامل ہیں۔

”ناچیف گارڈین“ نے مقدمہ کتاب ارجیال پر ایک مقالہ لکھا۔ جس میں وہ لکھتا ہے۔ کہ فرقہ وارانہ جذبات کی موجودہ حالت میں اس قسم کی کتاب شائع ہونے سے یہ امر لازمی ہے۔ کہ ایسے ناغوشگوار نتائج پیدا ہوں۔ جو پچھلے عرصہ پہلے کو ہاٹ میں رونما ہوئے۔ اور جن کی وجہ سے ہندو آبادی کو کو ہاٹ چھوڑنا پڑا۔ آخر میں جریدہ مذکور لکھتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے۔ مسلمانان پنجاب نے ہمیں کر لیا ہے کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر اپنے پڑوسی ہندوؤں کے خلاف جس قدر نفرت ممکن ہو پیدا کریں۔ (ریوٹر)